REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

جلد ۲۳

شمارہ ۳۸

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۲ر رمضان المبارک ۱۳۹۴ھ ۱۹ر تبوک ۱۳۵۳ ہش ۱۹ر ستمبر ۱۹۷۴ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۶ر تبوک (ستمبر)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق لنڈن سے کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت وسلامتی و درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ جملہ احبابِ جماعت کا بھی حافظ وناصر ہو اور ہر طرح اپنا فضل شاملِ حال رکھے۔ آمین۔

★۔ مکرم خلیل محمود صاحب نائیجیرین احمدی بھائی مع اہل وعیال مورخہ ۱۴ر ستمبر کو زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کیلئے تشریف لائے آپ کے ہمراہ آپ کی اہلیہ اور چار بچے ہیں۔ آپ خصوصیت سے رمضان شریف کا مبارک مہینہ قادیان میں گزارنے، اس مقدس بستی میں روزے رکھنے اور خاص دعاؤں کی غرض سے اپنے وطن سے تشریف لائے ہیں اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

قادیان ۱۶ر ستمبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل وعیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں، اسی طرح الحاج حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمد للہ۔

★۔ الحاج مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی کشمیر کی جماعتوں کے تربیتی دورہ سے فارغ ہونے کے بعد کل مورخہ ۱۵ر ستمبر تشریف لائے رات کے وقت مسجد مبارک میں تبلیغی حالات سنائے اور آج تین بجے دوپہر بمبئی کے لئے واپس روانہ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سفر وحضر میں ہر طرح حافظ وناصر ہو آمین۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلنے سے انسان خدا کا محبوب بن جاتا ہے

جو شخص سچے دل سے آپ پر ایمان لاتا اور آپ کی اطاعت میں فنا ہو جاتا ہے اُسے آپ کے نور سے حصہ ملتا ہے

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلنا جس کے لوازم میں سے محبت، تعظیم اور اطاعتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس کا ضروری نتیجہ یہ ہے کہ انسان خدا کا محبوب بن جاتا ہے اور اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اگر کوئی گناہ کی زہر کھا چکا ہے تو محبت اور اطاعت اور پیروی کے تریاق سے اس زہر کا اثر جاتا رہتا ہے۔ اور جس طرح بذریعہ دواء مرض سے ایک انسان پاک ہو سکتا ہے۔ ایسا ہی ایک شخص گناہ سے پاک ہو جاتا ہے۔ اور جس طرح نور ظلمت کو دور کرتا ہے اور تریاق زہر زائل کرتا ہے اور آگ جلاتی ہے ایسا ہی سچی اطاعت اور محبت کا اثر ہوتا ہے۔ دیکھو آگ کیونکر ایک دم میں جلا دیتی ہے پس اس طرح پر وہ نیکی جو محض خدا کا جلال ظاہر کرنے کے لئے کی جاتی ہے وہ گناہ کا خس وخاشاک بھسم کرنے کے لئے آگ کا حکم رکھتی ہے۔ جب ایک انسان سچے دل سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتا ہے اور آپ کی تمام عظمت اور بزرگی کو مان کر پورے صدق وصفا اور محبت اور اطاعت سے آپ کی پیروی کرتا ہے یہاں تک کہ کامل اطاعت کی وجہ سے فنا کے مقام تک پہنچ جاتا ہے تب اس تعلقِ شدید کی وجہ سے جو آپ کے ساتھ ہو جاتا ہے وہ الٰہی نور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اترتا ہے اس سے یہ شخص بھی حصہ لیتا ہے۔ تب چونکہ ظلمت اور نور کی باہم منافات ہے، وہ ظلمت جو اس کے اندر ہے دور ہونی شروع ہو جاتی ہے، یہاں تک کہ کوئی حصہ ظلمت کا اس کے اندر باقی نہیں رہتا اور پھر اس نور سے قوت پا کر اعلیٰ درجہ کی نیکیاں اس سے ظاہر ہوتی ہیں اور اس کے ہر عضو میں سے محبتِ الٰہی کا نور چمک اٹھتا ہے، تب اندرونی ظلمت بکلّی دور ہو جاتی ہے۔"

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۱ نمبر ۵ صفحہ ۲۰۲)

احبابِ جماعت کے نام
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا
روح پرور پیغام!

لندن۔ ستمبر۔ محترم امام مسجد لنڈن اطلاع فرماتے ہیں، سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احبابِ جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کا مبارک تحفہ بھیجتے ہوئے فرمایا ہے کہ:-

"دوست سجدہ ریز دعاؤں میں لگے رہیں اور پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کا منشاء کیسے پورا ہوتا ہے۔!! اگر حکومت کسی احمدی کو غیر مسلم ہونے کا سرٹیفیکیٹ دیتی ہے تو اس کی کسی احمدی کو ضرورت نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ احمدیوں کو مسلمان ہونے کا سرٹیفیکیٹ عطاء کر چکا ہے۔"

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۹ر تبوک ۱۳۵۳ ہش

رمضان المبارک ــــ خاص دُعاؤں کا مہینہ

رمضان شریف کا مہینہ آیا۔ اپنے ساتھ بے شمار برکتیں لایا۔ ان برکتوں میں سے خدا تعالیٰ کی غیر معمولی رحمت کے جوش میں آجانے اور اپنے عاجز بندوں کی دُعاؤں کے قبول کرنے کی عظیم برکتوں کا سلسلہ بھی ہے۔ سورت بقرہ کے ۲۳ ویں رکوع میں اس بابرکت مہینہ کے احکام اور برکات کا تفصیلی ذکر ہے۔ اسی میں یہ بھی فرمایا کہ:

واذا سئلك عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی لعلھم یرشدون ۝

یعنی اے رسولؐ جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو تُو جواب دے کہ مَیں اُن کے پاس ہی ہوں۔ جب دُعا کرنے والا مجھے پُکارے تو مَیں اس کی دُعا قبول کرتا ہُوں۔ سو چاہیئے کہ وہ دعا کرنے والے بھی میرے حکم کو قبول کریں۔ اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔

رمضان المبارک میں خدا تعالیٰ کی رحمت کے غیر معمولی طور پر قریب ہوجانے کی دلیل دیتے ہوئے فرمایا کہ جب اس مبارک مہینہ میں میرے بندے میرے حضور دعائیں کرتے ہیں تو مَیں ان کی عاجزانہ دعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشتا ہوں۔ اور ان کی دلی مُرادیں انہیں دیتا ہوں۔ البتہ ایسی دُعاؤں کے قبول ہونے کے لئے دو شرطیں ہیں۔

اوّل یہ کہ میرے حکم کو قبول کریں۔ دوّم یہ کہ میری ذات پر اُن کا پختہ اور غیر متزلزل ایمان ہو۔

خدائی احکام کو قبول کرنے کا صاف مطلب یہ ہے کہ شریعتِ اسلامیہ میں جو احکام دیئے گئے ہیں ان کی پابندی لازم ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک آدمی جس کا کھانا پینا حرام کا ہے اس کی دُعائیں کیسے قبول ہوسکتی ہیں۔ یہ گویا تفصیل ہے فلیستجیبوا لی کی۔ کہ اوّل شرط دُعا کی قبولیت کی یہ ہے کہ انسان نیکی اور پارسائی کی زندگی بسر کرے۔ اس کی روزی حلال اور طیب طریقوں سے ہو تا اُس کی رُوح بھی پاک بن کر پاک خدا سے تعلّق قائم کرنے والی بنے۔

دوسری شرط قبولیتِ دُعا کی یہ بیان ہوئی کہ دُعا کرنے والے کا اپنا ایمان اور یقین خدا کی ذات پر نہایت درجہ پختہ ہو۔ اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت امام مہدی علیہ السلام نے اپنی مشہور و معروف کتاب کشتی نوح میں اپنی جماعت کو تقویٰ کی باریک راہوں کی نشان دہی کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:-

"جو شخص دُعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا بجز وعدہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں سے نہیں۔"

دیئے یہ بات بھی کچھ عجیب سی معلوم ہوتی ہے کہ ایک شخص بارگاہِ الٰہی میں سوال کے لئے ہاتھ تو اُٹھائے مگر اس کے اپنے دِل میں اُس ذات کے بارے میں پختہ یقین اور ایمان نہ ہو کہ وہ اس کی دعا کو قبول کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ اس حالت میں نہ تو دُعا میں وہ رقّت پیدا ہوتی ہے اور نہ وہ اضطراری کیفیت جو خدا کی رحمت کو جذب کرنے کا موجب بنتی ہے۔ جب ہمارے دِل میں اس بات کا پختہ یقین ہو کہ جس ذات کے حضور سوالی بن کر ہم حاضر ہوئے ہیں وہ ہر قسم کی طاقتوں کا مالک ہے۔ وہ ہمارے بڑے سے بڑے مطالبہ اور درخواست کو بھی پورا کرسکتا ہے۔ اس کے سامنے کوئی بات بھی انہونی نہیں۔ تو یہی قلبی کیفیت اور یقینِ کامل قبولیتِ دعا کی لازمی شرط کو پورا کرنے والی بن جاتی ہے۔

رمضان شریف کے اسی پُر رحمت پس منظر میں اب احبابِ جماعت خود فیصلہ کرلیں کہ اس وقت ہم میں سے ہر ایک کے لئے کس طرح انفرادی اور اجتماعی رنگ میں فائدہ اُٹھا لینے کا زرّین موقعہ ہے۔ ایک طرف جماعت پر ایک بڑے امتحان اور زبردست ابتلاء کا وقت ہے۔ دوسری طرف عین اسی وقت میں خدا تعالیٰ کی رحمت کے دروازے رمضان شریف کی برکت سے کھل گئے ہیں۔ ہماری درخواست ہے کہ احبابِ کرام سورۃ بقرہ کی حسبِ ذیل آیتِ کریمہ کو پیشِ نظر رکھ کر اس پر پوری عزیمت اور استقلال کے ساتھ عمل کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ وانھا لکبیرۃ الا علی الخاشعین الذین یظنون انھم ملٰقوا ربھم وانھم الیہ راجعون ۝

(البقرہ: آیت ۴۶، ۴۷)

تم صبر اور صلوٰۃ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو اور بلاشبہ عاجزی اختیار کرنے والوں کے سوا دوسروں کے لئے یہ امر مشکل ہے۔ وہ عاجز بندے جو اِس بات پر پختہ یقین رکھتے ہیں کہ وہ اپنے ربّ سے ملنے والے ہیں اور اِس بات پر بھی کہ وہ اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

ہماری دانست میں یہ دونوں آیات احمدیہ جماعت کے افراد کی دِلی کیفیت کی بڑے ہی لطیف پیرایہ میں عکاسی کر رہی ہیں۔ ایسے شدید مخالفانہ ماحول میں سوائے خدائے قدوس کی مدد اور استعانت کے ذاتی طور پر ہم میں سے کسی میں ایسی مخالفتوں کا مقابلہ کرنے کی قوّت نہیں ہے۔ اِس آیتِ کریمہ میں بارگاہِ ایزدی سے استعانت کے دو کامیاب طریقوں **صبر** اور **صلوٰۃ** کی نشان دہی کرتے ہوئے ان کے التزام کی تلقین کی گئی ہے۔ صبر کے ایک معنے تو سب لوگ جانتے ہی ہیں کہ تکالیف پر کسی طرح کا واویلا نہ کرتے ہوئے اُسے برداشت کرنا، اور اپنے مقصود کو حاصل کرنے کے لئے سرِ مُو انحراف نہ کرنا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ احادیث میں روزے کو بھی صبر کے لفظ سے پُکارا گیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ایک مومن جب غیر معمولی قسم کی مشکلات میں گھر جاتا ہے تو اس سے نکلنے کا بہترین طریق صبر یعنی روزوں کا التزام اور اس کے ساتھ صلوٰۃ یعنی نمازوں کا تعاہد بتایا گیا ہے۔ اور پھر خاطر خواہ نتائج کے حصول کے لئے اس نسخہ پر مداومت اختیار کرنا لازم ہے۔ اگرچہ یہ صورت بادی النظر میں ایک بڑا مشکل کام ہے۔ لیکن آیتِ کریمہ بتاتی ہے کہ جب مومن بندہ خاشع بن جاتا ہے اور اپنی ہستی کو خدا کی خاطر فنا کر دینے کو تیار ہو جاتا ہے تو کوئی بات بھی مشکل نہیں رہتی۔ اور یہی کیفیت اب ہم میں سے ہر ایک احمدی کے دِل کی بن جانی چاہیئے۔ اِس لئے سب سے پہلا کام ہے خاشع بن جانے کا۔ جب خاشع بن گئے تو پھر صبر و صلوٰۃ کو کام میں لانے میں کسی نوع کے بوجھ کا احساس کیسا؟ اگر التزام اور مداومت کے ساتھ دُعاؤں کا سلسلہ جاری رہا تو خدا تعالیٰ کی رحمت بالضرور ہمیں تھام لے گی جس طرح پر تمام ایسے مشکل وقتوں میں جماعت نے بیسیوں مرتبہ اس کا ذاتی طور پر مشاہدہ بھی کیا۔

پس رمضان شریف کا بابرکت مہینہ آیا۔ اور اپنے ساتھ دُعاؤں کے بیش قیمت اوقات لایا۔ خدا کی رحمت مومنوں کے قریب آگئی۔ اب مومنوں کا فرض ہے کہ روزوں کے التزام اور اُن کے تقاضوں کو پُورا کرنے کے ساتھ ساتھ پنجگانہ فرض نمازوں کے علاوہ نوافل اور پھر انفرادی اور اجتماعی غیر معمولی دُعاؤں میں ایسے منہمک ہو جائیں کہ اِس مبارک مہینہ میں خدا تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کے عجیب و غریب کرشمے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک تازہ پیغام سے مترشح ہوتا ہے۔ اور جس صورت میں خدا تعالیٰ کا قرآنِ پاک میں وعدہ ہے کہ

"اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ"

مجھ سے مانگو، مَیں تمہاری دُعاؤں کو قبُول کروں گا۔

قادرِ مطلق خدا کی طرف سے ایسی زبردست گارنٹی کے ہوتے ہوئے ہم میں سے ہر ایک بارگاہِ الٰہی میں جھک جائے، تب خدا تعالیٰ کی قدرت کے ایسے کرشمے دیکھیں گے جو ہر زمانہ میں اپنے مومن بندوں کے لئے وہ دکھاتا چلا آیا ہے ــــــ وما ذٰلك علی اللہ بعزیز ۞

حضرت امام مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"ابتلاؤں میں ہی دُعاؤں کے عجیب و غریب خواص اور اثر ظاہر ہوتے ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا تو دُعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۰۱)

ــــ ✕ ــــ

خطبہ جمعہ

ساری دُنیا میں اسلام کو غالب کرنے کا بڑا ہی اہم اور مشکل کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے!!

اس کام کی سرانجام دہی میں کسی اور نے ہماری مدد نہیں کرنی ہم نے ہی اپنی خدا داد طاقتوں تدبیروں اور مخلصانہ دعاؤں سے کام لینا ہے

ہمیں اُن دعاؤں کی ضرورت ہے جو خدا کے فضل کو جذب کریں اور اُن اعمال کی ضرورت ہے جو خدا کے نزدیک مقبول ہوں

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۷ر اخاء ۱۳۴۸ ہش (۱۷ر اکتوبر ۱۹۶۹ء) بمقام مسجد مبارک ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیاتِ قرآنیہ کی تلاوت فرمائی :-

مَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِکِیْنَ اَنْ یُّنَزَّلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ خَیْرٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۔

(بقرہ آیت ۱۰۶)

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ یَّتَّخِذُ مَا یُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّیَتَرَبَّصُ بِکُمُ الدَّوَآئِرَ عَلَیْھِمْ دَآئِرَۃُ السَّوْءِ وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۔

(توبہ آیت ۹۸)

وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْہُ اللّٰہُ

(بقرہ آیت ۱۹۸)

وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْہُ عِنْدَ اللّٰہِ ۔ (بقرہ آیت ۱۱۱)

وَاِنْ یُّرِدْکَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِہٖ

(یونس آیت ۱۰۸)

اس کے بعد فرمایا :-

ہم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو ذمہ داری عائد کی گئی ہے، وہ کوئی معمولی ذمہ داری نہیں بڑا ہی اہم اور

بڑا ہی مشکل کام ہمارے سپرد

کیا گیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ساری دُنیا میں ہم اسلام کو غالب کریں۔ اسی جد و جہد اور اسی کوشش میں اپنی ان خدا داد طاقتوں اور قوتوں اپنی تدبیروں اور اپنی ان مخلصانہ دُعاؤں سے جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہیں کام لینا ہے۔ کسی غیر نے ہماری مدد نہیں کرنی۔ کسی غیر نے ہم سے تعاون نہیں کرنا۔ اور ہمارے کام کو کامیاب کرنے کے لئے کسی نے ہمارا ساتھ نہیں دینا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اسی لئے فرمایا۔ وہ لوگ جو اسلام کے منکر ہیں، مشرکین میں سے ہوں یا اہلِ کتاب میں سے، وہ ہرگز اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے جو بشارتیں اُمتِ مسلمہ کو دی ہیں ان بشارتوں کی اُمتِ مسلمہ وارث ہو۔ یہاں

محض خیر کا لفظ نہیں کہا گیا

بلکہ اس خیر کا ذکر کیا گیا ہے جو آسمان سے نازل ہوتی ہیں۔ ویسے تو ہر خیر ہی آسمان سے نازل ہوتی ہے۔ لیکن بعض بھلائیاں بعض بہتریاں اور بعض کامیابیاں آسمان سے نازل بھی ہوتی ہیں اور اُن کے نزول کی بشارت بھی دی جاتی ہے۔ اور اسی طرف اس آیت میں اشارہ ہے، جو میں نے تلاوت کی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلام کے غلبہ کے متعلق بڑی عظیم بشارتیں دی ہیں۔ ان بشارتوں کا تعلق آپؐ کی نشأۃِ اُولیٰ سے بھی ہے اور ان کا تعلق آپؐ کی نشأۃِ ثانیہ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے بھی ہے۔

اس آیت میں

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اِس طرف متوجہ کیا ہے

کہ آسمان سے فیصلہ ہوا کہ اس طرح ہم اپنے دین کو دُنیا پر غالب کریں گے۔ آسمان سے بشارت ملی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے کامل اور سچے متبعین دُنیا میں غالب آئیں گے اور اسلام کی حکومت ساری دُنیا پر ہوگی۔ یہ لوگ جن کا تعلق مشرکین اور اہلِ کتاب سے ہے جو اسلام کا انکار کر کے اس کی حقانیت اور صداقت کو تسلیم نہیں کرتے۔ یہ صرف یہ نہیں چاہتے کہ اسلام غالب نہ ہو بلکہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ جو باتیں انہیں اللہ کی طرف منسوب کر کے سُنائی جاتی ہیں وہ بھی مسلمانوں کے حق میں پُوری نہ ہوں۔ اور ان کو یہ پسند نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اللہ تعالیٰ کا فضل اور اللہ تعالیٰ کی رحمت نے اسلام کو جو بشارتیں دی ہیں (وہ آسمان سے نازل ہوئیں اور آسمان سے ان کے نتیجہ میں دُنیا میں ایک عظیم انقلاب بپا ہونے کا وعدہ ہے) وہ بشارتیں اُمتِ مسلمہ کے حق میں، وہ بشارتیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں۔ وہ بشارتیں آپ کے کامل اور سچے متبعین کے حق میں پُوری ہوں۔

پس یہ امید نہیں رکھی جا سکتی کہ جو مشرک یا اہلِ کتب میں سے منکر ہیں اُن کی مدد سے مسلمان اس مقصود کو حاصل کر سکیں گے جو مقصود ان کے سامنے رکھا گیا ہے۔ یہی نہیں کہ یہ لوگ کوئی مدد نہیں کریں گے بلکہ مخالفت کریں گے اور اس حد تک ضد سے کام لیں گے کہ نہ صرف انسان کے اپنے منصوبے جو

اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق

وہ بناتا ہے ان کے راستہ میں روڑے اٹکائیں گے۔ بلکہ ان بشارتوں کے رستہ میں بھی روڑے اٹکائیں گے۔ جن کے متعلق یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ وہ آسمان سے آئی ہیں۔ یا جن کے متعلق ان کے دلوں میں یہ شبہ ہے کہ شاید یہ آسمان سے آئی ہوں۔ لیکن اس یقین کے باوجود کہ ان بشارتوں کا انکار نہیں کیا جا سکتا شبہ میں پڑے ہوئے ہیں اور پھر بھی یہ کوشش کرتے ہیں کہ یہ بشارتیں امتِ مسلمہ کے حق میں پُوری نہ ہوں۔

دوسری طرف ایک اور گروہ ہے اور وہ

منافقوں اور سُست اعتقادوں کا گروہ

ہے۔ ان کی کیفیت یہ ہے کہ خود قربانیاں دینے سے گھبراتے ہیں۔ اور نہ صرف یہ کہ قربانیاں نہیں دیتے بلکہ مخلصین کی راہ میں روڑے اٹکاتے ہیں۔ اور پوری کوشش کرتے ہیں کہ اسلام کامیاب نہ ہو۔ اور اس کوشش کے بعد پھر یَتَرَبَّصُ بِکُمُ الدَّوَآئِرَ وہ اسی انتظار میں ہوتے ہیں کہ اُن کی کوششیں کامیاب ہو جائیں گی۔ اور تم گردشِ زمانہ میں پھنس جاؤ گے۔ اور تم پر ایسی مصیبت نازل ہوئی کہ جو چاروں طرف سے گھیر لے گی اور جس سے باہر نکلنا ممکن نہیں ہوگا۔ اور پھر اس کے معنی خالی انتظار ہی کے نہیں بلکہ اپنی کوشش کے بعد اپنی اس بد کوشش کے نتیجہ کا انتظار

منظوم کلام

مناجات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دن چڑھا ہے دُشمنانِ دیں کا ہم پہ رات ہے
اَے مرے سُورج نکل باہر کہ میں ہوں بیقرار

اَے مرے پیارے فدا تجھ پہ ہر ذرہ مرا !
پھیر دے میری طرف اے ساربان جگ کی مہار

کچھ خبر لے تیرے کوچہ میں یہ کس کا شور ہے
خاک میں ہوگا یہ سر گر تُو نہ آیا بن کے یار

فضل کے ہاتھوں سے اب اس وقت کر میری مدد
کشتیٔ اسلام تا ہو جائے اس طوفاں سے پار

دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعفِ دینِ مصطفےٰ
مجھ کو کر اَے میرے سلطاں، کامیاب و کامگار

یا الٰہی فضل کر اسلام پر اور خود بچا !
اس شکستہ ناؤ کے بندوں کی اب سُن لے پکار

کرتے ہیں اور کوشش ان کی یہی ہوتی ہے کہ کسی طرح تم گردشِ زمانہ میں پھنس جاؤ۔ کسی طرح تم مصیبتوں میں گھر جاؤ۔ اس طرح جکڑے جاؤ ان دکھوں میں اور ناکامیوں میں کہ کامیابی کی کوئی راہ تمہیں نظر نہ آئے۔ باہر نکلنے کا کوئی راستہ تمہارے لئے نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ کہ تمہارے خلاف جن دکھوں یا جن مصیبتوں یا جن ناکامیوں یا جن بدبختیوں کے لئے وہ کوشش کرتے ہیں اور پھر اس انتظار میں رہتے ہیں کہ ان کی کوششیں بار آور ہوں گی۔ اُن کی یہ کوششیں بار آور نہ ہوں گی۔ بلکہ ان کے گرد اُن کی بدبختی کچھ اس طرح گھیرا ڈال دے گی کہ وہ اس سے باہر نہیں نکل سکیں گے، اس لئے کہ

اللہ تعالیٰ السمیع بھی ہے اور علیم بھی ہے

انہیں تو دعاؤں کی طرف کچھ خیال ہی نہیں۔ بیشک اللہ تعالےٰ دعاؤں کو اگر ان میں اخلاص ہو سُنتا ہے۔ لیکن یہ دعائیں نہیں کرتے۔ ان کا سارا بھروسہ ان کی اپنی کوششوں پر ہوتا ہے۔ اور جو شخص اللہ تعالےٰ کے مقابلہ میں متکبرانہ کھڑا ہوتا ہے اور غرور سے کام لیتا ہے۔ اس کی کوشش کیسے کامیاب ہو سکتی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ علیم ہے۔ وہ مومن کے دل کو بھی جانتا ہے اور اس کے اخلاص سے بھی واقف ہے۔ اور وہ منافق کے دل کو بھی جانتا ہے اور اس کے بدخیالات سے بھی واقف ہے۔ اس لئے

يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ

اللہ تعالےٰ اپنی رحمت سے اس کو ہی مخصوص کرتا ہے اور اسے ہی نوازتا ہے جسے وہ پسند کرتا ہے۔ اور جس کی کوشش اس کے حکم اور اور اس کی رضا کے مطابق ہوتی ہے اور جس کا دل کلیۃً غیر سے خالی ہوتا اور جس کا سینہ صرف اور صرف اپنے رب کی محبت سے معمور ہوتا ہے۔ اور چونکہ اللہ تعالےٰ سمیع اور علیم ہے اس لئے کوئی مشرک ہو یا اہلِ کتاب۔ منکر ہو یا منافق اور سُست عقیدہ۔ اس کی کوششیں کامیاب نہیں ہوتیں۔ ان کی خواہشات پوری نہیں ہوتیں۔ بلکہ ان لوگوں کے اعمال ثمر آور ہوتے ہیں جو اپنی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ

کوئی غیر تمہاری مدد کو نہیں آئیگا

کیونکہ تم نے ہر غیر کو انذار اور انتباہ کر دیا ہے کہ اُن کے اعمال اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل نہیں کر سکتے۔ ان کا اعتقاد اللہ تعالےٰ کو پسند نہیں ہے۔

تم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ظلیت میں نذیر بھی ہو۔ اور تمہارا یہ کام ہے کہ تم منکرین کو اور منافقوں اور سُست اعتقاد والوں کو جھنجھوڑتے رہو تم انہیں تنبیہ کرتے رہو۔ تم انہیں جتلاتے رہو کہ جن راہوں پر تم چل رہے ہو وہ اللہ سے دُوری کی راہیں ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے قُرب کی راہیں نہیں ہیں۔ تم ان

بُتوں کے خلاف جہاد

کرتے ہو جنہیں وہ خدا کا شریک بناتے ہیں۔ تم ان کے ان موٹے نفسوں کے خلاف جہاد کرتے ہو جن کو انہوں نے خدا کا شریک بنالیا ہے۔ تم دلیل کے ساتھ، تم عاجزانہ راہوں کے اختیار کرنے کے خوش ثمر حاصل کرنے کے بعد اُنہیں بتاتے ہو کہ تمہارا تکبّر کسی کام نہیں آئے گا۔ تم ان کے غرور کا سر توڑتے ہو، تاکہ ان کی رُوح اللہ تعالےٰ کے غضب سے محفوظ رہے۔ وہ تم سے محبّت کیسے کر سکتے ہیں؟ وہ تمہاری مدد اور نصرت کے لئے کیسے آسکتے ہیں۔ پس تم نے ہی وہ سب کچھ کرنا ہے جو کرنا ہے۔ تم نے ہی وہ تمام ذمّہ داریاں اپنی کوششوں اور اور اپنی دعاؤں اور اپنی قربانیوں اور اپنی تدبیروں کے ساتھ نبھانی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے تم پر ڈالی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ ہم تمہیں یہ بتاتے ہیں کہ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ۔

یہ یاد رکھو

کہ ہر وہ کام جس کے نتیجہ میں آسمان سے خیر نازل ہوتی ہے وہ خدا سے پوشیدہ نہیں رہے گا۔ اس لئے یہ خوف نہیں کہ کوئی حقیقی نیکی یا کوئی مخلصانہ قربانی ضائع ہو جائے گی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔ مگر تمہارے لئے یہ ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو قابلیتیں اور قوتیں تمہیں عطا کی ہیں تم ان کا صحیح استعمال کرو۔ (وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ) تبھی تمہارے افعال ثمر آور ہوں گے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کریں گے۔ اور جو مخلصانہ کوششیں تم کرو گے (تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ) اللہ تعالےٰ اُن کی جزا دے گا۔ ایک تو یہ کہ اس کے علم میں ہوگا۔ اور دوسرے یہ کہ اس کا علم ہر چیز پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اس لئے تمہاری ہر کوشش بار آور ہوگی۔ اس کا نتیجہ نکلے گا۔ اور اس کے نتیجہ میں تمہارا مقصود تمہیں حاصل ہوگا۔ اور اس کے نتیجہ میں

اسلام کے غلبہ کی راہیں

کھولی جائیں گی۔ اور ایک تو کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے علم سے باہر نہیں۔ اور چونکہ ہر چیز اس کے علم میں ہے تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ تمہاری ہر کوشش کا ایک نتیجہ نکلے گا۔ گو یہ سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ دُنیا کے ارادے تمہارے ارادے اور اللہ کے ارادے موافق نہیں ہیں۔ تمہارا ارادہ یہ ہے کہ تم اپنا سب کچھ قربان کر کے اللہ کے اسلام کو دنیا میں قائم کرو۔ نہ مشرک کا یہ ارادہ ہے، اور نہ اہلِ کتاب میں سے جو منکر ہیں اُن کا یہ ارادہ اور خواہش ہے اور نہ منافق اور سُست اعتقاد والے کا یہ ارادہ اور خواہش ہے۔ پس

تمہارے اور تمہارے ربّ کے ارادے

ایک شاہراہ پر گامزن ہیں۔ اور منکر اور منافق کے ارادے اور خواہشات اس کے اُلٹ طرف جا رہی ہیں۔ یہ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ جو تمام قدرتوں کا مالک ہے۔ اور ہر چیز اس کے قادرانہ تصرّف میں ہے۔ نتیجہ وہی نکلا کرتا ہے جو وہ چاہتا ہے۔ دُنیا جو چاہے سوچے، دُنیا جو چاہے خواہش رکھے، دُنیا جس طرح چاہے اسلام کے خلاف کوششیں کرے۔ اور کرتی رہے۔ دُنیا ہر تدبیر اسلام کے مقابلہ پر کرے۔ دُنیا بعض دفعہ اپنی

جہالت کے نتیجہ میں

اپنے بد ارادوں کے حصُول کے لئے دُعا بھی کرتی ہے۔ سو وہ دُعا بھی کرے کہ جو اللہ کا منشا ہے وہ پُورا نہ ہو۔ اور جو اُن کا منشا ہے وہ پُورا ہو جائے۔ اس قسم کی دُعائیں کرتے ہوئے چاہے اُن کے ناک گھس جائیں، نہ اُن کی تدبیر کامیاب ہوگی نہ اُن کی دُعائیں ثمر آور ہوں گی۔ اور نہ ان کا کوئی نتیجہ نکلے گا۔ کیونکہ ہر دُعا اور ہر سوال اللہ سے جو اس کے ارادہ اور منشاء کے خلاف ہوتا ہے۔ وہ دُعا کرنے والے کے مُنہ پر مار دیا جاتا ہے۔ قبول نہیں ہوتا غرض محض دعا کافی نہیں۔

اُس دُعا کی ضرورت ہے

جو اللہ تعالےٰ کے فضل کو جذب کرنے والی ہو۔ پھر محض تدبیر کافی نہیں۔ ان اعمال کی ضرورت ہے جو مشکور ہوں۔ جن کا اللہ تعالیٰ کوئی نتیجہ نکالے۔ اور وہ ضائع نہ ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں فرمایا ہے کہ ایک بڑی ذمہ داری تم پر ڈالی گئی ہے۔ پھر فرماتا ہے کہ تمہاری راہ میں ہر منکر اور منافق اور سُست اعتقاد روکیں ڈالے گا۔ پھر کام مشکل بھی ہے۔ اگر یہ لوگ روکیں نہ بھی ڈالتے تب بھی یہ آسان نہ ہوتا۔ ساری دُنیا کے دِلوں کو خدا اور اس کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتنا کوئی آسان کام نہیں۔ اگر شیطانی روکیں نہ بھی ڈالے تب بھی بڑا مشکل کام ہے۔ لیکن یہاں تو یہ صُورت ہے کہ کام مشکل بھی ہے اور ساری دُنیا اس کام کی مخالف بھی ہے اور چاہتی یہ ہے کہ ہماری کوششوں کا کوئی نتیجہ نہ نکلے۔ اسلام کو کامیابی اور کامرانی حاصل نہ ہو۔ اور اپنی اسی خواہش کو پورا کرنے کے لئے وہ ہر قسم کی تدبیریں کرتے ہیں۔ قربانیاں دیتے ہیں وہ اپنے مالوں کو پیش کرتے ہیں۔ مثلاً اسلام کے مقابلہ میں اس وقت صرف عیسائیت ہی جتنی رقم جتنی دولت اور جتنا مال خرچ کر رہی ہے اس کا شاید ہزارواں حصہ بھی جماعت احمدیہ کے پاس نہیں کہ وہ خدا کی راہ میں خرچ کرے غرض مخالفین اسلام کو ناکام کرنے کے لئے ہر قسم کی قربانی دیتے ہیں۔ لاکھوں کی تعداد میں زندگیاں وقف کرتے ہیں اور اربوں کی مقدار میں اموال دیتے ہیں۔ اور صاحبِ اقتدار لوگوں کی پُشت پناہی میں منصوبے باندھتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں اگر تمہارے دل میں وہ اخلاص ہو جس سے میں پیار کرتا ہوں۔ اگر

تمہارے اعمال مخلصانہ بنیادوں پر ہوں

جو مجھے پسند ہیں اور جن کو میں قبول کرتا ہوں تو نتیجہ تمہارے حق میں نکلے گا۔ خواہ دنیا جتنا چاہے زور لگالے۔ خواہ منافق اندرونی فتنوں سے ہر قسم کا فساد پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ اللہ تعالےٰ منکر کو بھی ناکام کرے گا۔ اللہ تعالیٰ مفسد اور منافق کو بھی کامیابی کی راہ نہیں دکھائیگا لیکن یہ ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو مختلف قسم کی قوتیں اور قابلیتیں عطا کی ہیں تم وہ ساری کی ساری خدا کی راہ میں وقف کر دو اور پھر تم کہو کہ اے خدا ہم نے اپنی طرف سے جو بھی ہمارا تھا وہ خلوصِ نیت سے تیرے حضور پیش کر دیا ہمیں معلوم ہے کہ ہم غریب ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ ہم بے مایہ ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ ہم کمزور ہیں مگر اے خدا ہم نے تیرے دامن کو پکڑا۔ اور ہم اس یقین پر بھی قائم ہیں کہ تو سب قدرتوں والا ہے تو ایسا کر کہ ہماری کوششیں تیری نظر میں مقبول ہوں اور تیرے وعدے ہماری زندگیوں میں پورے ہوں تاکہ اس دنیا میں ہشاش بشاش تیری جنتوں میں داخل ہو کر تیری دوسری جنتوں میں داخل ہونے کے لئے یہاں سے کوچ کریں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھ اور توفیق دے

کہ ہم اس مرکزی نقطہ کو سمجھیں کہ یہ ذمہ داری جو ہم پر ڈالی گئی ہے یہ ہم نے ہی نبھانی ہے کسی اور نے آکے نہیں نبھانی۔ اور اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اپنی استعدادوں کی نشوونما اس رنگ میں کریں کہ جس رنگ میں اللہ تعالےٰ چاہتا ہے کہ ہم کریں۔ اور اپنی ہر طاقت، اپنی ہر قوت، اپنی ہر استعداد اور قابلیت پر

اللہ تعالیٰ کے اخلاق کا رنگ

چڑھانے کی کوشش کریں۔ بے نفس ہوں اور فنا کی چادر میں خود کو لپیٹ لیں اور اللہ تعالیٰ میں گم ہو جائیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

تبرکات

ہمارا وہ خدا جس نے ہر موقعہ پر ہم پر ظلم کرنیوالوں کو سزائیں دیں ہمارا وہ خدا اب بھی زندہ ہے

اُس کی پکڑ اُسکی گرفت اُسکی بطش اب بھی شدید ہے جس طرح کہ پہلے شدید تھی

پاکستان میں اگر احمدیوں سے وہی سلوک ہوا جو کابل میں اُن کے ساتھ ہوا تھا

تو

ایسے ظالموں کیلئے امان اللہ شاہ کابل کا ذلّت آمیز انجام اور اقتدار سے محرومی اور رسوائی باعث عبرت ہے

احمدیت کا پودا کوئی معمولی پودا نہیں یہ خدا نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے اور وہی اسکی حفاظت کریگا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی طرف سے ۲۷ سال قبل کا ایمان افروز مگر عبرت انگیز انتباہ!

ذیل میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ۲۷ سال قبل کے ایک خطاب کا اقتباس نقل کیا جاتا ہے، جو حضور نے بتاریخ ۱۶ / مئی ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب مسجد مبارک قادیان میں فرمایا۔ یہ اقتباس حالات حاضرہ کے پیش نظر جہاں احباب جماعت کے لئے نہایت درجہ ایمان افروز ہے، وہاں جماعت پر ظلم و ستم ڈھانے والوں کے لئے عبرت انگیز انتباہ بھی ہے۔ احباب کا فرض ہے کہ صبر و صلوٰۃ کے آسمانی حربہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے استعانت کرتے رہیں، دیکھیں اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ کب اور کس رنگ میں ظاہر ہوتا ہے ——

وعلی اللہ التکلان!!

ماہ مئی ۱۹۴۷ء میں دہلی کے ایک اخبار نے اپنے ایک اداراتی نوٹ میں اس بات کا ذکر کیا کہ احمدی جو اس وقت پاکستان کی حمایت کر رہے ہیں، جب پاکستان قائم ہوگیا تو دوسرے مسلمان اُن سے وہی سلوک روا رکھیں گے جو کابل میں، افغان حکومت کی طرف سے مظلوم احمدیوں کو شہید کرنے کے سلسلہ میں کیا گیا تھا۔ اِس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے مختلف نقطہ ہائے نظر سے تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا:-

"آج مجھے ایک عزیز نے بتایا کہ دِلّی کے ایک اخبار نے لکھا ہے کہ احمدی اس وقت تو پاکستان کی حمایت کرتے ہیں مگر اُن کو وہ وقت بھول گیا ہے جبکہ ان کے ساتھ دوسرے مسلمانوں نے بُرے سلوک کئے تھے۔ جب پاکستان بن جائے گا تو اُن کے ساتھ مسلمان پھر وہی سلوک کریں گے جو کابل میں اُن کے ساتھ ہُوا تھا اور اس وقت احمدی کہیں گے کہ ہمیں ہندوستان میں شامل کر لو۔

لکھنے والے کی اس بات کو کئی پہلوؤں سے دیکھا جا سکتا ہے۔ اس کا ایک پہلو تو یہی ہے کہ جب پاکستان بن جائے گا تو ہمارے ساتھ مسلمانوں کی طرف سے وہی سلوک ہوگا جو آج سے کچھ عرصہ پیشتر افغانستان میں ہُوا تھا اور فرض کرو ایسا ہی ہوجائے، پاکستان بھی بن جائے اور ہمارے ساتھ وہی سلوک روا بھی رکھا جائے لیکن سوال تو یہ ہے کہ ایک دیندار جماعت جس کی بنیاد ہی مذہب، اخلاق اور انصاف پر ہے۔ کیا وہ اس کے متعلق اس نقطۂ نگاہ سے فیصلہ کرے گی کہ میرا اس میں فائدہ ہے، یا وہ اس نقطۂ نگاہ سے فیصلہ کرے گی کہ اس امر میں دُوسرے کا حق کیا ہے۔ یقیناً وہ ایسے معاملہ میں مؤخر الذکر نقطۂ نگاہ سے ہی فیصلہ کرے گی ....

.... اگر ہم ان تمام حالات کی موجودگی میں جو اُوپر ذکر ہو چکے ہیں انصاف کی طرفداری کریں گے تو کیا خدا تعالیٰ ہمارے اس فعل کو نہ جانتا ہوگا کہ ہم نے انصاف سے کام لیا ہے۔ جب وہ جانتا ہوگا تو وہ خود انصاف پر قائم ہونے والوں کی پُشت پناہ ہوگا۔ لکھنے والوں نے تو لکھ دیا کہ احمدیوں کے ساتھ وہی سلوک ہوگا جو کابل میں اُن کے ساتھ ہُوا تھا۔ مگر میں اُن سے پوچھتا ہوں کہ کہاں ہے امان اللہ؟ اگر اس نے احمدیوں پر ظلم کیا تھا تو کیا خدا تعالیٰ نے اس حکومت کے پرخچے نہیں اڑا دیئے ۔۔۔ دھجیاں نہ اُڑا دیں؟ کیا خدا تعالیٰ نے اس کی حکومت کو تباہ نہ کر دیا؟ کیا اللہ تعالیٰ نے اس کی حکومت کے تار و پود کو بکھیر کر نہ رکھ دیا؟ کیا اللہ تعالیٰ نے اس کو اس کی ذرّیت سمیت ذلیل اور رُسوائے عالم نہ کر دیا؟ کیا خدا تعالیٰ نے مظلوموں پر بے جا ظلم ہوتے دیکھ کر ظالموں کو کیفرِ کردار تک نہ پہنچایا؟ اور کیا اللہ تعالیٰ نے امان اللہ کے اِس ظلم کا اس سے کماحقہٗ بدلہ نہ لیا؟ ہاں کیا اللہ تعالیٰ نے اس کی شان و شوکت رُعب اور دبدبہ کو خاک میں نہ ملا دیا؟

پھر مَیں ان سے پوچھتا ہوں کہ کیا ہمارا وہ خدا جس نے اس سے پیشتر ہر موقعہ پر ہم پر ظلم کرنے والوں کو سزائیں دیں کیا نعوذ باللہ اب وہ مر چکا ہے؟ وہ ہمارا خدا اب بھی زندہ ہے اور اپنی ساری طاقتوں کے ساتھ اب بھی موجود ہے۔ اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ اگر ہم انصاف کا پہلو اختیار کریں گے اور اس کے باوجود ہم پر ظلم کیا جائے گا تو وہ ظالموں کا وہی حشر کرے گا جو امان اللہ کا ہُوا تھا۔ اگر ہم پہلے خدا پر یقین رکھتے تھے تو کیا اب چھوڑ دیں گے؟ ہمیں اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل یقین ہے۔ وہ انصاف کرنے والوں کا ساتھ دیتا ہے۔ اور ظالموں کو سزا دیتا ہے۔ وہ اب بھی اسی طرح کرے گا جس طرح اس سے پیشتر وہ ہر موقعہ پر ہماری نصرت اور اعانت فرماتا رہا۔ اس کی پکڑ، اس کی گرفت اور اس کی بطش اب بھی شدید ہے جس طرح کہ پہلے شدید تھی۔ کیا اب ہم نعوذ باللہ یہ سمجھ لیں گے کہ ہمارے انصاف پر قائم ہو جانے سے وہ ہمارا ساتھ چھوڑ دے گا۔ ہرگز نہیں۔ یہ احمدیت کا پودا کوئی معمولی پودا نہیں۔ یہ اس نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے اور وہ خود اس کی حفاظت کرے گا۔ اور مخالف حالات کے باوجود کرے گا۔ دشمن پہلے بھی ایڑی چوٹی کا زور لگاتے رہے۔ مگر یہ پودا ان کی حسرت بھری نگاہوں کے سامنے بڑھتا رہا۔ تاریکی کے فرزندوں نے پہلے بھی حق کو دبانے کی کوشش کی مگر حق ہمیشہ ہی اُبھرتا رہا۔ اور اب بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسی طرح ہوگا۔ یہ چراغ وہ نہیں جسے دشمن کی پھونکیں بجھا سکیں۔ یہ درخت وہ نہیں جسے عداوت کی آندھیاں اکھاڑ سکیں۔ مخالف ہوائیں چلیں گی، طوفان آئیں گے، مخالفت کا سمندر ٹھاٹھیں مارے گا اور لہریں اُچھالے گا مگر یہ جہاز جس کا ناخدا خود خدا ہے پار لگ کر ہی رہے گا۔ امان اللہ کا واقعہ یاد دلانے سے کیا فائدہ۔ کیا تمہیں صرف امان اللہ کا ظلم ہی یاد رہ گیا۔ اور تم نے اس کے انجام کی طرف سے آنکھیں بند کرلیں۔ تمہیں وہ واقعہ یاد رہ گیا۔ مگر اس واقعہ کا نتیجہ تم بھول گئے۔ کیا امان اللہ کی ذلت اور رُسوائی کی کوئی مثال تمہارے پاس موجود ہے۔ تم نے وہ واقعہ یاد دلایا تھا تو تم اس کا انجام بھی دیکھتے جب وہ یورپ روانہ ہُوا تو خود اس کے ایک درباری نے خط لکھا کہ ہماری مجالس میں بار بار یہ ذکر آیا ہے کہ یہ جو کچھ ہماری ذلت ہوئی وہ اُسی ظلم کی وجہ سے ہوئی ہے جو ہم نے احمدیوں کے ساتھ کیا تھا۔ امید ہے کہ اب جبکہ ہمیں سزا مل چکی ہے آپ ہمارے لئے بد دُعا نہ کریں گے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خود اس کے درباریوں کو یقین تھا کہ اس کی ذِلّت کا سبب اس کا ظلم ہے۔ آج وہی امان اللہ جو ایک بڑی شان و شوکت، رُعب و جلال اور دبدبہ کا مالک تھا اپنے ظلم کی وجہ سے اس حال کو پہنچ چکا ہے کہ وہ اٹلی میں بیٹھا اپنی ذِلّت کے دِن گذار رہا ہے۔ وہ کتنا چالاک اور ہوشیار بادشاہ تھا کہ اس نے اپنی باجگذار ریاست کو آزاد بنا دیا۔ مگر جب اُس نے غریب احمدیوں پر ظلم کیا تو اس کی ساری طاقت اور قوت مٹا دی گئی۔ اور اُس نے اپنے ظلم کا نتیجہ پالیا۔ اور ایسا پایا کہ آج تک اس کی سزا بھگت کر رہا ہے۔ ایک طالب حق اور انصاف پسند آدمی کے لئے یہی ایک نشان کافی ہے۔ کاش! لوگ اس پر غور کرتے۔

شاید یہاں کوئی شخص یہ اعتراض کر دے کہ امان اللہ کے باپ نے بھی تو احمدی مروائے تھے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس نے ناواقفی سے ایسا کیا تھا اور امان اللہ نے جان بوجھ کر۔ کیونکہ ہمارے استفسار پر اس کی حکومت کی طرف سے لکھا گیا تھا کہ بیشک احمدی مبلغ بھجوا دیئے جائیں اب وہ وحشت کا زمانہ نہیں رہا۔ ہر ایک کو مذہبی آزادی حاصل ہوگی۔ (آگے دیکھئے [illegible])

قرآنِ کریم کے فضائل و برکات

(از مکرم شیخ خورشید احمد صاحب)

قرآنِ حکیم اللہ تعالیٰ کی وہ مقدس کامل ترین کتاب ہے جو تا قیامت بہترین رنگ میں بنی نوعِ انسان کی راہ نمائی کرتی چلی جائے گی۔ اس مقدس و مطہر کتاب کی برکات غیر محدود ہیں۔ اور اس کے فضائل لا متناہی۔ یہی وجہ ہے کہ اس زمانہ کے مامور و مرسل نے جب نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کی برکت سے قرآنی حقائق و معارف کا مطالعہ فرمایا تو وہ بے ساختہ یہ پکار اُٹھا کہ ؎

کس سے اُس نور کی ممکن ہے جہاں میں تشبیہ
وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا

ذیل میں مختصراً چند قرآنی برکات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

قرآنِ کریم کی پہلی برکت اور فضیلت یہ ہے کہ وہ مذہب کی حقیقی ضرورتوں کو بدرجۂ اتم پُورا کرتا ہے۔ قرآنِ کریم کی رُو سے مذہب کی پانچ اہم ضرورتیں ہیں:-

اوّل: وجود باری تعالیٰ کا ثبوت اور اس کی صفات کا علم۔

دوم: انسان کی رُوحانی صلاحیتوں کا بیان اور اُن کا ثبوت۔

سوم: اُن امور کا بیان جو روحانی صلاحیتوں کی تکمیل کیلئے ضروری ہیں۔

چہارم: انسانی زندگی کے مآل اور اس کے ثبوت کا اظہار۔

پنجم: عملی رنگ میں اللہ تعالیٰ سے زندہ اور کامل تعلق پیدا کرنا۔

یہ قرآنِ کریم کا ہی کمال ہے کہ وہ مذہب کی ان پانچوں ضرورتوں کو ہر لحاظ سے مکمل طور پر پُورا کرتا ہے اور پہلی چار ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے بآوازِ بلند کہتا ہے کہ:-

مَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖٓ اَعْمٰى
فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى
وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ٥
(بنی اسرائیل ، ۷۳)

یعنی یاد رکھو کہ تمام اسلامی احکام کی اصل غرض یہ ہے کہ انسان اپنے خدا کو پالے۔ اگر اس دُنیا میں کسی کو خدا نظر نہیں آتا تو یقیناً اگلی دُنیا میں بھی اُسے نظر نہیں آئے گا۔

پھر وہ مومنوں کو بشارت دیتا ہے کہ:-

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا
اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا
تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ
اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا
وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ
الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ
(حٰمٓ سجدہ)

یعنی وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر اس پر استقامت کے ساتھ قائم رہتے ہیں، ہم اُن پر فرشتے نازل کرتے ہیں جو انہیں کہتے ہیں کہ ڈرو نہیں، اور نہ غم کرو۔ تمہیں جنّت کی بشارت دی جاتی ہے جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا تھا۔

قرآنِ کریم کی دُوسری برکت یہ ہے کہ انسانی اخلاق و اعمال کے متعلق اس نے جو تعلیم پیش کی ہے دُنیا کا کوئی مذہب اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی پُر معارف تصنیفات میں قرآنی علوم کی روشنی میں اخلاق کے ایسے اصُول بیان فرمائے ہیں جو حرفِ آخر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپؑ نے بتایا ہے کہ قرآنِ کریم نے بنی نوعِ انسان کی راہ نمائی کے لئے کون کونسے اخلاقی اصُول پیش کئے ہیں۔ اور یہ بھی قرآنِ کریم نے بتایا ہے کہ یہ اخلاق کیسے پیدا کئے جا سکتے ہیں؟ ان کے حصُول کی راہ میں جو روکیں پیدا ہوتی ہیں اُنہیں کیونکر دُور کیا جا سکتا ہے۔

قرآنِ کریم کی تیسری برکت یہ ہے کہ وہ علمِ معاد کے متعلق بھی انسان کی کامل راہ نمائی کرتا ہے۔ اور بتاتا ہے کہ مرنے کے بعد انسان کی کیا حالت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا
خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا
وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا
تُرْجَعُوْنَ ٥ (مومنون)

یعنی اے لوگو! کیا تم خیال کرتے ہو کہ تمہاری پیدائش عبث اور فضول ہے اور تم لوٹ کر ہماری طرف نہیں آؤ گے؟

اس میں یہی بتایا گیا کہ انسان کی یہ زندگی عبث نہیں ہے بلکہ مرنے کے بعد بہرحال اُسے ایک اَور زندگی ملے گی جو اس کی پیدائش کی غرض کو تکمیل تک پہنچائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں تفصیلی طور پر اس امر پر روشنی ڈالی ہے کہ کس طرح مرنے کے بعد انسانی اعمال کے مطابق اسے دُوسری زندگی حاصل ہوگی۔ اور اس زندگی کی کیا کیا خصوصیات ہوں گی۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لیکچر اسلامی اصُول کی فلاسفی)

قرآنِ کریم کی چوتھی برکت یہ ہے کہ اس نے عورت اور مرد کے باہمی تعلقات کے متعلق بھی ہماری کامل راہ نمائی کی ہے۔ حالانکہ دیگر مذاہب اس بارہ میں بالکل خاموش ہیں۔ قرآنِ کریم نے اصُولی رنگ میں ہمیں بتایا ہے کہ ساری انسانیت کی تکمیل اور بنی نوعِ انسان کی بقا کے لئے ضروری ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا
رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ
مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ
وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا
(نساء)

یعنی اے انسانو! اپنے ربّ کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اس سے اس کی قسم کا جوڑا بنایا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسانیت ایک نفسِ واحدہ ہے جس کے دو ٹکڑے یعنی عورت اور مرد ہیں۔ ان دونوں کے ملنے سے ہی انسانیت مکمل ہوتی ہے اور وہ اپنی صلاحیتوں کا پوری طرح اظہار کر سکتی ہے۔ اسلام نے تفصیلی طور پر حقوقِ نسواں، عورتوں اور مردوں کی ذمہ داریاں، تعددِ ازدواج، مہر، طلاق اور وراثت وغیرہ تمام امور پر روشنی ڈال کر اس بارے میں ہماری کامل راہ نمائی کی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"میرا دل اس یقین سے بھرا ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام قرآن شریف تمام برکاتِ دینیہ کا مجموعہ ہے"

اس مضمون کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک نصیحت پر ختم کیا جاتا ہے۔ حضور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ ایسی افضل اور بے نظیر کتاب پر عمل کرنے اور اس کے احکام کو حرزِ جان بنانے کی کوشش کرو۔ خدا تعالیٰ کی اس کتاب کی طرف خاص طور پر توجہ دیں۔ اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں .... کنواں موجود ہو لیکن ہم پانی نہ پئیں تو کس طرح پیاس بجھ سکتی ہے۔ پس یہ اعلیٰ درجہ کی کتاب جو تمہارے پاس موجود ہے یہ اسی صورت میں مفید ہو سکتی ہے جب کہ تم اس سے فائدہ اٹھاؤ .... ہر معاملہ میں قرآنِ کریم کی اقتدا کرو تاکہ قرآنی حسن دُنیا پر نمایاں ہو"

(فضائلِ قرآن صفحہ ۱۲۲)

دِل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چُوموں
قُرآں کے گرد گھُوموں کعبہ مرا یہی ہے
(کلام مسیح موعودؑ)

منقولات

سُن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا
کہتی ہے تجھ کو خلقِ خُدا غائبانہ کیا

احمدیوں سے متعلق پاکستانی اسمبلی کے ناروا فیصلہ پر
عالمی دانشوروں کے حقیقت افروز تبصرے

(۱)

روزنامہ" ملاپ" جالندھر مجریہ ۱۱ ستمبر ۱۹۷۴ء کا ایڈیٹوریل نوٹ، :-

"احمدی اور پاکستان"

آج سے تقریباً نوے برس پہلے پنجاب میں ایک تحریک شروع ہوئی جس کے بانی مرزا غلام احمد تھے۔ اُن کا جنم اور انتقال "قادیان" (ضلع گورداسپور) میں ہوا۔ وہیں زندگی کا زیادہ تر حصہ وہ رہے، وہیں ان کی تحریک کا "ہیڈ کوارٹر" تھا اس لئے اس تحریک کو "قادیانی" کہا گیا۔ اس کے بانی کے نام کی وجہ سے "مرزائی" اور "احمدی" بھی۔ سچ یہ ہے کہ اسلام کا جتنا پرچار پچھلے نوے برس کے دوران احمدیوں یا قادیانیوں نے کیا ہے۔ خاص طور پر ہندوستان سے باہر جنوبی افریقہ، ماریشس، جاوا، جرمنی، برطانیہ اور امریکہ میں، اتنا اور کسی نے نہیں کیا۔ پچھلے ہفتے پاکستان کی قومی اسمبلی و کونسل نے متفقہ طور پر فیصلہ دے دیا کہ "احمدی"، "مرزائی"، یا "قادیانی" ایک غیر مسلم فرقہ ہے۔ کیونکہ یہ لوگ حضرت محمد کو خدا کا بھیجا ہوا آخری نبی نہیں مانتے۔ ان کے بعد آنے والے کسی دُوسرے آدمی کو نبی یا پیغمبر مانتے ہیں "—— ظاہر ہے کہ مسلمانوں کو یہ فیصلہ کرنے کا حق ہے کہ کس کو وہ مسلمان سمجھتے ہیں اور کس کو نہیں۔ پاکستان اسمبلی کے اس فیصلے سے پاکستان کے لاکھوں احمدیوں اگر "غیر مسلم" قرار دے دیئے جائیں تو کوئی ان کی مدد نہیں کر سکتا۔ یہ پاکستان کا اندرونی معاملہ ہے۔ آج پاکستان اسمبلی نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔ کل کسی دوسرے فرقہ کو بھی غیر مسلم قرار دے سکتی ہے۔ لیکن اس معاملہ میں تین باتیں قابلِ غور ہیں :-

پہلی یہ کہ پاکستان کی اسمبلی و کونسل کا جب انتخاب ہوا، تب اس لئے کہ وہ پاکستان کی سیاست و حکومت کو چلائیں اس لئے نہیں کہ مذہبی مسائل کا فیصلہ کریں۔ یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ اسلام میں شراب نوشی بہت بڑا گناہ ہے۔ یہ بھی ایک کُھلا راز ہے کہ پاکستان اسمبلی و کونسل کے کئی ممبر صاحبان اعلانیہ طور پر شراب پیتے ہیں۔ خود مسٹر بھٹو ایک دن بھی شراب پیئے بغیر رہتے نہیں۔ اگر پاکستان کے عوام (یا مسلمان) مذہبی امور کا فیصلہ کرنے کے لئے اسمبلی و کونسل کے ممبران کو منتخب کرتے تو یقیناً ان اصحاب کے لئے اسمبلی و کونسل میں جگہ نہ ہوتی۔ یہ جگہ اگر ہے اور یہ اصحاب، پاکستان کی اسمبلی و کونسل کے ممبر ہیں تو اس کا سیدھا مطلب یہ ہے کہ ان کا انتخاب مذہبی مسائل کے متعلق فتویٰ دینے کے لئے نہیں ہوا۔ تب ان اصحاب نے یہ فتویٰ کیسے دیا ؟ کہ فلاں آدمی مسلمان ہے اور فلاں نہیں ہے۔

دُوسری بات یہ ہے کہ احمدی یا قادیانی بھائیوں کی جو کتابیں مَیں نے پڑھی ہیں اُن میں واضح طور پر درج ہے کہ وہ حضرت محمد کو خدا کا بھیجا ہوا آخری نبی اور قرآن مجید کو اللہ کا الہام مانتے ہیں۔ دونوں کے معاملہ میں ان کا عقیدہ وہی ہے جو دُوسرے مسلمانوں کا ہے۔ تب پاکستان کی اسمبلی و کونسل کا یہ فیصلہ اُن پر عائد کیسے ہوتا ہے ؟

اور تیسری بات یہ ہے کہ باریک بین نگاہوں سے دیکھنے والے کسی بھی آدمی کو اس "مذہبی ایمانداری" کے پیچھے "سیاسی فریب کاری" نظر آنے گی۔ اصلیت یہ ہے کہ احمدی یا قادیانی پاکستان کے مسلمانوں میں نہ صرف، کافی خوشحال اور متمول ہیں بلکہ دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں زیادہ پڑھے لکھے اور قابل بھی۔ اپنی اس قابلیت کی وجہ سے یہ لوگ تجارت، سیاست، حکومت، صنعت ہر شعبہ میں آگے بڑھے۔ دُوسرے لوگ پیچھے رہ گئے۔ یہ لوگ اقلیت میں ہیں۔ دُوسرے لوگ اکثریت میں۔ یہ دوسرے لوگ اُن اصحاب کی اس ترقی و خوشحالی کو دیکھ کر جلتے ہیں۔ دوسرا کوئی راستہ ان دوسرے لوگوں کے پاس تھا نہیں۔ اس لئے انہوں نے مذہب کی دُہائی دینی شروع کی۔ اب اُنہیں "غیر مسلم" قرار دے دیا گیا ہے تو ظاہر ہے کہ کوئی بھی احمدی ذمہ داری کی کسی پوزیشن پر نہیں رہ سکے گا۔ ہزاروں احمدی سرکاری نوکریوں سے نکالے جا چکے ہیں۔ باقی رہے سہے اس فیصلہ کے بعد نکالے جائیں گے۔ اور یہ سوال تب بھی رہے گا کہ احمدی مسلمان ہیں یا نہیں ہیں ؟ "رنبیر"

(۲)

احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا فیصلہ پاکستان کو بہت مہنگا پڑے گا

سرینگر (بذریعہ تار) ۱۱ ستمبر۔ کشمیر کی دو مسلم دھارمک سنستھاؤں تبلیغ الاسلام اور جماعت اہلحدیث نے پاکستان سرکار کی طرف سے احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے فیصلہ کا سواگت کیا ہے۔ کیونکہ احمدی حضرت محمد کو آخری پیغمبر تسلیم نہیں کرتے ہر دو مذکورہ بالا سنستھاؤں کی طرف سے اپنی ورکنگ کمیٹیوں میں اس مطلب کے ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ دریں اثنا جموں و کشمیر کے چیف منسٹر سید میر قاسم نے جو ان دنوں وادی کشمیر کے مختلف حصوں کا دورہ کر رہے ہیں ایک حالیہ بیان میں کہا ہے کہ مذہبی جنون کسی قوم یا ملک کی جو حالت کر سکتا ہے اس کی واضح مثال آج پاکستان ہے۔ جہاں ایک ہی مذہب کے لوگ اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ چنانچہ انہوں نے مختلف راستے اختیار کر لئے ہیں۔ یہاں سے ۴۵ کلومیٹر دور بیرو میں ایک بہت بڑے پبلک جلسے سے خطاب کرتے ہوئے میر قاسم نے کہا کہ کس قدر افسوسناک بات ہے کہ پاکستان جیسا ملک جس کا دعویٰ ہے کہ اس کا وجود مسلم اتحاد کی بنیادوں پر عمل میں آیا تھا تنگ نظر مذہبی جنونیوں کے دباؤ کی وجہ سے آج اس کا اتحاد پارہ پارہ ہو رہا ہے۔ چنانچہ پاکستان میں رہنے والے مسلمانوں کا ایک طبقہ جو قرآن و حدیث میں مکمل ایمان رکھتا ہے اب غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا ہے۔ اپنی تقریر میں سید میر قاسم نے مزید کہا کہ اس سے ظاہر ہے کہ موجودہ ترقی یافتہ سائنسی دور میں کوئی بھی ملک مذہبی بنیادوں پر قائم نہیں رہ سکتا۔ اور اگر عقیدہ کے اختلاف سے سیاسی مقاصد کو بروئے کار لانا ہے تو لازمی طور سے عوام میں اختلافات پیدا ہو کر وہ ملک تاریکی حادثات اور انسان کی سماجی ترقی کے مدارج میں سے گزرتا ہوا بالآخر ایک دن ختم ہو جائے گا۔ چیف منسٹر نے کہا کہ افسوسناک بات ہے کہ ہمارے ملک میں ابھی کچھ ایسے عناصر موجود ہیں جو کبھی کبھار اپنا بھونڈا سر ابھارتے ہیں۔ تاکہ مذہبی بنیادوں پر لوگوں کو گمراہ کیا جا سکے اور اس طرح ملک کے اتحاد و یکجہتی کو توڑ دیا جائے۔ لیکن ہم ان عناصر کے ایسے مذموم ارادوں سے بخوبی آگاہ ہیں۔ لہذا کسی بھی وقت پر اُنہیں پورا نہیں ہونے دیں گے۔ میر قاسم نے کہا کہ ہمارے عوام نے جو سیکولر آدرش اختیار کیا ہے وہ کئی بار امتحانات میں سے گزر چکا ہے۔ اور کامیاب رہا ہے۔ ہم ان اصولوں پر عمل کرتے ہوئے اپنے دیش کو ان تمام لعنتوں سے پاک و صاف رکھیں گے۔"

(روزنامہ پرتاپ دہلی ۱۲ ستمبر ۱۹۷۴ء)

(۳)

احمدیوں کے متعلق پاکستان کا فیصلہ اسلام کی توہین ہے: انصار ہروانی

نئی دہلی ۱۲ ستمبر۔ انڈو عرب یکجہتی کونسل کے سیکرٹری شری انصار ہروانی نے پاکستانی پارلیمنٹ کے اس فیصلہ پر نکتہ چینی کی ہے جس کی رُو سے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے۔ شری ہروانی جو ممبر پارلیمنٹ رہ چکے ہیں، نے کہا کہ پاکستان کا فیصلہ صلح و آشتی کی تعلیم دینے والے اسلام کی توہین ہے —— آج احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے۔ کل شیعہ، بوہرے اور خوجے غیر مسلم قرار دے دیئے جائیں گے۔ پھر دوسرے ۷۳ مسلّمہ مسلم فرقوں کی باری آئے گی۔ عالمِ اسلام کو وزیر اعظم بھٹو کے عمل کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنی چاہیئے۔ وہ قرونِ وسطیٰ کے پاپائے روم کی طرح عمل کر رہے ہیں —— ڈھاکہ ۱۲ ستمبر۔ اطلاع کے مطابق بنگلہ دیش انجمن احمدیہ کے امیر نے کہا ہے کہ پاکستانی پارلیمنٹ کا احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے والا ریزولیوشن بنیادی انسانی حقوق سے احمدیوں کو محروم کرنے والا ہے۔ اور خدا کی مرضی کے خلاف ہے۔ امیر نے ایک بیان میں کہا ہے کہ یہ ریزولیوشن اس بات کی شہادت ہے کہ پاکستانیوں کی عقل پر پتھر پڑ گئے ہیں۔ امیر جماعت کو یقین ہے کہ بھٹو سرکار نے ہی پاکستان میں اینٹی احمدیہ فسادات کرائے اور احمدیوں پر انسانیت سوز مظالم ڈھائے۔ سرکاری روزنامہ "مارننگ نیوز" نے دو کالمی ایڈیٹوریل میں پارلیمنٹ کے ریزولیوشن کو سانحہ خیز قرار دیا ہے۔ لکھا ہے کہ اس ریزولیوشن کا سیاسی مطلب جو کچھ بھی ہو یہ قانون سے زیادہ تعصب کا مظہر ضرور ہے۔ یہ کیسی واہیات بات ہے کہ قانون ساز متعصبی لوگوں کا ایک گروہ بن کر ساری دنیا کو اپدیش کرے کہ مذہب پارلیمنٹ کے احکام کے تابع ہے۔

(روزنامہ پرتاپ دہلی ۱۳ ستمبر ۱۹۷۴ء ص۲)

(۴)

دی ٹائمز آف انڈیا کی خبر

سرینگر ۱۰ ستمبر۔ یہاں کے افرادِ جماعت احمدیہ نے پاکستان کی قومی اسمبلی کے اس فیصلہ پر جس کے ذریعہ سے ان کے بھائیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا ہے، سخت ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔

ایک اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی گئی کہ کوئی حکومت یا پارلیمان اس امر کی مجاز نہیں کہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے۔ پاکستان کی یہ کارروائی جو کہ قرآن مجید اور (حضرت) محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعلیمات کے منافی ہے۔

ظاہر کرتی ہے کہ اس ملک میں انصاف مفقود ہے۔

اس قرارداد میں بتایا گیا ہے کہ موجودہ طریق کو اختیار کر کے مسٹر بھٹو جو مذہب سے قطعاً نابلد ہیں، چینی طرز کے سوشلزم کے لئے راہ ہموار کرنے کی خاطر مسلمانوں کے استحکام کو تباہ کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔"

(دی ٹائمز آف انڈیا مورخہ ۷۴-۹-۹)

(۵)

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا یو۔این۔آئی کو انٹرویو

قادیان ۱۱ ستمبر۔ ہندوستان میں احمدی فرقہ کے چیف مرزا وسیم احمد نے یو۔این۔آئی سے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا کہ پاکستان احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیکر ایک غیر اسلامی فعل کا مجرم ثابت ہوا ہے۔ آپ نے کہا کہ پاکستان نے یہ کارروائی انتہا پسند مولویوں کے دباؤ کے ماتحت کی ہے۔ اس کارروائی کا مقصد پاکستان کی حکمران پیپلز پارٹی کے انحطاط کو روکنا ہے۔ مرزا وسیم احمد نے اس امر پر افسوس ظاہر کیا ہے کہ اگرچہ احمدیوں نے پاکستان کے قیام کے لئے کسی دوسرے سے کم حصہ نہیں ادا کیا۔ لیکن پاکستان نے ان کے ساتھ اس قدر ناروا سلوک کیا ہے۔ اس ظلم وستم کے باوجود پاکستان میں احمدیوں کے خلاف فسادات کے بعد احمدیت کو قبول کرنے کے لئے پانچ ہزار اشخاص کے فارم احمدیوں کے ربوہ ہیڈ آفس (پاکستان) میں موصول ہوئے ہیں۔ مرزا وسیم احمد پاکستان کے احمدیوں کے چیف مرزا ناصر احمد کے چھوٹے بھائی ہیں۔ آپ نے کہا کہ احمدی فرقہ امن۔ محبت اور بنی نوع انسان کی ترقی کے پیغام کی بناء پر پاکستان میں اور بھی زیادہ مضبوط ہوگا۔ مَیں نہیں سمجھتا کہ پاکستان کی اس کارروائی کے خلاف غیر ممالک کی آرگنائزیشنوں سے کوئی اپیل کی جاسکتی ہے۔ نائیجیریا کے اخبارات نے پاکستان کے اقدام پر نکتہ چینی کی ہے۔ لیکن وہاں کے سعودی عرب کے سفیر نے اس نکتہ چینی پر اعتراض کیا ہے۔ سعودی عرب کے شاہ فیصل بھی احمدی عقیدہ کے خلاف ہیں۔ اگرچہ اُن کا اپنا کنبہ وہابی عقیدہ رکھتا ہے۔ اور اس عقیدہ کی وجہ سے ۱۲ سال تک اُسے حج پر جانے کی ممانعت رہی۔ یہ پابندی اس وقت ختم ہوئی جب شاہ فیصل کا خاندان ۱۹۲۷ء میں برسر روزگار آیا اور اب سعودی عرب کے شاہ حج پر جانے والے احمدیوں کے ویزا منسوخ کر رہے ہیں۔ بھارت میں لکھنؤ اور حیدر آباد کے چند اخبارات کے سوائے تمام اخبارات نے پاکستان کی کارروائی کی حمایت کی ہے۔ بھارت سرکار پر لازم ہے کہ وہ احمدیوں کی معقول حفاظت کا انتظام کرے۔ مرزا وسیم احمد نے کہا کہ انہوں نے ہندوستان کے تمام احمدیوں کو ایک سرکلر بھیجا ہے جس میں انہیں مشتعل نہ ہونے اور صبر واستقلال سے کام لینے کا مشورہ دیا ہے۔ آپ نے پاکستان میں فرقہ وارانہ فساد ہونے یا مسلح تصادم کو خارج از امکان قرار دیا اور کہا تاہم پاکستان کا ہر شہری اپنی حفاظت کے لئے ہتھیار اُٹھانے کا حقدار ہوگا۔ بہت سے احمدیوں کو سنگسار کر دیا گیا ہے۔ پاکستان کے قریباً پچاس شہروں میں احمدیوں کا سوشل بائیکاٹ کیا جارہا ہے۔ ان کی ۲۱ لاکھ روپے کی جائیداد تباہ کی جاچکی ہے۔"

(اخبار ملاپ و پرتاپ جالندھر ۱۲ ستمبر ۱۹۷۴ء)

(۶)

اخبار پرتاپ جالندھر مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۷۴ء میں صاف گو کی طرف سے ایک نظم شائع ہوئی جو درج ذیل ہے:۔

نامسلمان مسلم

از صاف گو

کیا تماشا ہے کہ پاکستان کے سب احمدی
ہر مسلماں کی نظر میں نامسلماں ہو گئے
ماننے والے خدا کو سب خدائی کا خدا
احمدی فرقے سے بیزار و گریزاں ہو گئے
احمدی ختمِ نبوّت کے نہیں قائل مگر
تابعِ قرآں تو ہیں وہ صاحبِ ایماں تو ہیں
اُن کو بھی جینے کا حق حاصل ہے اَوروں کی طرح
کچھ بھی ہوں اُنکے عقائد۔ وہ مگر انساں تو ہیں!

(روزنامہ پرتاپ جالندھر ۷۴-۹-۱۱ ص۳)

(۷)

امرتسر کے ایک ہندو دوست جنہیں احمدیوں کو قریب سے مطالعہ کرنے کا موقعہ ملا وہ اخبار پرتاپ جالندھر مجریہ ۷۴-۹-۱۳ میں شائع شدہ ایک مراسلہ میں احمدیوں سے متعلق پاکستان کے ناروا فیصلہ کے خلاف حق وانصاف کی آواز بلند کرتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار یوں کرتے ہیں کہ:۔

پاکستان میں احمدیوں کے خلاف کارروائی

یہ جان کر کہ پاکستان میں احمدیہ فرقہ کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا ہے دل کو بہت صدمہ ہوا۔ جو لوگ غیر ملکی طاقتوں کے اشارے پر بنگلہ دیش (سابق مشرقی پاکستان) کے مسلم عوام کی نسل کشی کرنے پر آمادہ ہوسکتے ہیں اُن سے کسی بہتر سلوک کی امید رکھنا عبث اور بے سُود ہے۔ راقم قادیان کے قریب واقع موضع ہرپورہ کا باشندہ ہے اور لگاتار چند سال تک ڈی۔اے۔وی ہائی سکول قادیان میں تعلیم حاصل کرتا رہا ہے۔ لہٰذا مجھے احمدیوں کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ مشاہدے کی بنا پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ احمدیہ فرقہ کے لوگ بہت ہی ملنسار اور شریف طبع واقع ہوئے ہیں۔ کفر اور اسلام کے نام پر یہ لوگ تلواریں نہیں نکالتے۔ مخالف فریق کو ہمیشہ دلائل سے قائل کرنے کی سعی کرتے ہیں۔ مخالف اگر نہ مانے تو کوئی بُرا نہیں مانتے۔ بھارت سرکار سے التماس ہے کہ وہ چالیس لاکھ احمدیہ بھائیوں کو پاکستان سے بھارت آنے کی کُھلی اجازت دے دے تاکہ یہ لوگ بھی پُرامن زندگی بسر کرسکیں۔ احمدیہ لوگوں کی فراخدلی اور رواداری مسلّمہ ہے ایسے لوگوں سے بھارت کو کسی بھی قسم کا خدشہ لاحق نہیں ہوسکتا۔ یہ ملک پر بوجھ نہیں بنیں گے بلکہ ملک کا بوجھ ہلکا کریں گے کیونکہ یہ لوگ بہت ہی محنتی ہیں۔ اور مفت اور حرام کا کھانا گناہِ عظیم تصوّر کرتے ہیں۔ (سرداری لال اگنی ہوتری 4720 سرور پورہ ملک سلطان ونڈ روڈ امرتسر)

(روزنامہ پرتاپ جالندھر ۷۴-۹-۱۳ ص۴)

(۸)

ہند عرب اتحاد کونسل کے نام سے دہلی میں اونچی سطح کے تعلیم یافتہ افراد کی ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے۔ جس میں مسلمان۔ ہندو۔ سکھ اور دوسرے مذاہب سے تعلق رکھنے والے دانشور شامل ہیں۔ حال ہی میں جب پاکستان اسمبلی نے جماعت احمدیہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کا قانون پاس کیا تو اس پر اس کونسل کے قابلِ قدر ممبران نے پر زور طور پر اس قانون کے خلاف آواز بلند کی۔ اور حق وصداقت کی بات کہنے میں اپنا حق ادا کیا۔ کونسل کے ایسے جذبات ہندوستانی پریس میں آکر ملک کی مختلف اخبارات میں بھی شائع ہوئے ہیں۔ اس کی کچھ مزید تفصیلات بھی موصول ہوئی ہیں۔ جو درج ذیل ہیں:۔

محترم ہمدانی صاحب بیان فرماتے ہیں:۔

(الف) "پاکستان نیشنل اسمبلی کا احمدیہ فرقہ کو غیر مسلم قرار دینے کا فیصلہ اسلام کی توہین ہے جو امن اور رواداری کی تعلیم دیتا ہے۔ یہ فعل یورپ کے زمانہ وسطیٰ کی یاد تازہ کرتا ہے جبکہ مارٹن لوتھ کے پیروؤں کو قتل کیا اور زندہ جلایا جاتا تھا۔ آج احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے تو باقی مسلم نہتّر فرقوں کا ذکر نہ بھی کریں تاہم کل شیعہ ماوندی۔ بوہروں۔ اسماعیلیوں اور خوجوں کی باری ہوگی۔

برطانیہ کی حکومت صرف انگلستان کے کلیسا کو تسلیم کرتی ہے۔ مگر بایں ہمہ بادشاہ ہنری ہشتم نے بھی رومن کیتھولک فرقہ کو غیر عیسائی قرار دینے کی منظوری پارلیمنٹ سے حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ ذوالفقار علی بھٹو کے اس اقدام کے خلاف عالم اسلام کو صدائے احتجاج بلند کرنی چاہیئے۔ جس نے زمانہ وسطیٰ کے پوپ کی سی کارروائی کرنے کی کوشش کی ہے۔"

(ب) ـــــ محترم انصار ہمدانی صاحب جو خود بھی ایک بلند پایہ شخصیت کے مالک ہیں اور ہندوستانی پارلیمنٹ کے ممبر بھی رہ چکے ہیں، ہند عرب اتحاد کونسل کے جنرل سیکرٹری ہیں۔ آپ کا بیان اخبارات میں شائع ہوا ہے جو اُوپر نقل کیا گیا ہے۔ آپ نے اپنی کونسل کے جذبات تمام جماعت تک پہنچانے کے لئے ایک خصوصی چٹھی بھی مرکز سلسلہ قادیان میں تحریر فرمائی ہے۔ جس میں آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"غیر احمدی مسلمانوں کے ترقی پسند طبقہ کو پاکستان نیشنل اسمبلی کے اس فیصلہ سے سخت صدمہ ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں مَیں نے مندرجہ ذیل بیان جاری کیا ہے۔ جو تمام عرب دنیا کے اخبارات کو بھجوایا گیا ہے۔ ہند عرب اتحاد کونسل جسے وزیر اعظم کی سرپرستی حاصل ہے عرب دنیا میں وسیع تعلقات رکھتے ہیں۔ کیونکہ یہ فلسطینی پناہ گزینوں کو اخلاقی و مادی امداد بہم پہنچاتے ہیں۔ براہ کرم ہماری ہمدردی اپنے پیروؤں تک پہنچادیں۔ جو متعصب مُلّاؤں کے ہاتھوں مصائب جھیل رہے ہیں۔ کونسل آپ کی دعاؤں اور حمایت کی طالب ہے۔"

ولادت:۔ مورخہ ۴ ستمبر کو مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب فاضل کے ہاں لڑکا تولد ہوئی۔ بچی کا نام طیّبہ تجویز کیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے زچہ بچہ کی صحت وسلامتی اور نومولودہ کے، والدین کیلئے قرۃ العین ثابت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ایڈیٹر بدر)

عدو از الزام ہم بر دو ... کہ تصویر اپنا نکل آیا

قسط ۲

جب دیوبند، ندوۃ العلماء، علی گڑھ اور مجلس احرار وغیرہ کے اکابر

انگریزی حکومت کے گُن گاتے اور انکے خلاف جہاد نہ کرنے کا فتویٰ دیتے رہے!

تو معلوم اب یہی لوگ کس منہ سے جماعت احمدیہ پر اعتراض کرتے ہیں

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مالاباری مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم مدراس

مولوی ندوی صاحب اور دیگر مضمون نگاروں کا ایک اعتراض یہ بھی ہے کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے جہاد کی مخالفت کر کے برطانوی حکومت کے خلاف مسلمانوں کے رجحان کو متاثر کیا ہے اس کے جواب میں کچھ عرض کرنے سے قبل اس سلسلہ میں جناب ندوی صاحب نے تاریخ سے جو ناواقفی کی ہے اس کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں انہوں نے لکھا ہے کہ:-

"حضرت سید احمد شہید نے جو جہاد کی تحریک چلائی اس سے مسلمانوں میں جہاد اور قربانی کی آگ بھڑک اٹھی ......"

مضمون نگار اپنی دعوے اندازی سے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ گویا مسلمانوں کی اس روح جہاد کو ختم کرنے کے لئے حضرت مرزا صاحب کو انگریزوں نے کھڑا کیا ہے حقیقت یہ ہے کہ حضرت سید احمد صاحب مجدد تیرھویں صدی کے متعلق مضمون نگار کا یہ کہنا کہ آپ نے جہاد کی تحریک چلائی تھی تاریخ کا منہ چڑانا ہے چنانچہ مولانا محمد جعفر تھانیسری نے آپ کی جو سوانح لکھی ہے اس میں کہیں بھی اس بات کا ذکر نہیں کہ انہوں نے کبھی جہاد کے نام پر جنگ کی ہو بلکہ مؤلف سوانح احمدی لکھتے ہیں کہ ایک سائل نے یہ سوال کیا کہ آپ انگریزوں سے جو دین اسلام کے منکر اور اس ملک کے حاکم ہیں جہاد کر کے ملک ہندوستان کیوں نہیں لے لیتے اس کے جواب میں آپ نے فرمایا:-

"سرکار انگریزی گو منکر اسلام ہے مگر مسلمانوں پر ظلم و تعدی نہیں کرتی اور نہ ان کو فرض مذہبی اور عبادت لازمی سے روکتی ہے ہم ان کے ملک میں اعلانیہ وعظ کہتے اور ترویج مذہب کرتے ہیں وہ کبھی مانع اور مزاحم نہیں ہوتی ..... ہمارا اصل کام اشاعت توحید الٰہی اور احیائے سنن سید المرسلین ہے سو وہ بلا روک ٹوک اس ملک میں ہم کرتے ہیں پھر ہم سرکار انگریزی پر کس سبب سے جہاد کریں اور خلاف اصول اسلام مذہب فریقین کا خون بلا سبب گرائیں یہ جواب باصواب سن کر سائل خاموش اور اصل غرض جہاد کی سمجھ گیا"

(سوانح احمدی صفحہ ۵۷)

اور لکھتے ہیں:-

"سید صاحب کی سوانح عمری اور مکاتیب میں بیس سے زیادہ ایسے مقام پائے گئے ہیں جہاں کھلے کھلے اور اعلانیہ طور پر سید صاحب نے بہ دلائل شرعی اپنے پیرو لوگوں کو سرکار انگریزی کی مخالفت سے منع کیا ہے"

(سوانح احمدی صفحہ ۲۴۶)

سر سید احمد خان صاحب بانی علی گڑھ یونیورسٹی نے اپنی کتاب "رسالہ اسباب بغاوت ہند" میں بہ دلائل ثابت کیا ہے کہ غدر ۱۸۵۷ء جہاد نہ تھا۔

ان حقائق کی موجودگی میں ندوی صاحب کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ الزام کہ آپ نے جہاد کی مخالفت فرما کر مسلمانوں میں بددلی پیدا کر دی حقیقت سے کوسوں دُور ہے۔ اس بارہ میں مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے جو کچھ فرمایا وہ صرف یہ تھا کہ:-

"ہمیں اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ ہم کافروں کے ساتھ ویسا ہی سلوک کریں جیسا کہ وہ ہمارے ساتھ کرتے ہیں اور جب تک وہ ہم پر تلوار نہ اٹھائیں ہم بھی اس وقت تک تلوار نہ اُٹھائیں"

(حقیقۃ المہدی)

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ پادری عماد الدین کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"اس نکتہ چین نے جو جہاد اسلام کا ذکر کیا ہے اور گمان کرتا ہے کہ قرآن بغیر لحاظ کسی شرط کے جہاد پر برانگیختہ کرتا ہے بس اس سے بڑھ کر اور کوئی جھوٹ اور افترا نہیں۔ قرآن شریف صرف ان لوگوں کے ساتھ لڑنے کا حکم فرماتا ہے جو خدا تعالیٰ کے بندوں کو اس پر ایمان لانے اور اس کے دین میں داخل ہونے سے روکتے ہیں اور اس بات سے کہ خدا تعالیٰ کے حکموں پر کاربند ہوں اور اس کی عبادت کریں اور ان لوگوں سے لڑنے کے لئے حکم فرماتا ہے جو مسلمانوں سے بے وجہ لڑتے ہیں اور مومنوں کو ان کے گھروں اور وطنوں سے نکالتے ہیں اور خلق اللہ کو جبراً اپنے دین میں داخل کرتے ہیں اور دین اسلام کو نابود کرنا چاہتے ہیں اور لوگوں کو مسلمان ہونے سے روکتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے اور مومن پر واجب ہے کہ ان سے لڑیں اگر وہ باز نہ آئیں"

(نور الحق حصہ اوّل صفحہ ۴۵)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مطلق جہاد سے ہرگز منع نہیں فرمایا بلکہ واضح کیا کہ ہر زمانہ اپنے مخصوص حالات اپنے ساتھ رکھتا ہے انہی کے مطابق اسلام نے مسلمانوں کو جہاد کا حکم دیا ہے چنانچہ جہاد کی منجملہ دیگر اقسام ایک قسم وہ ہے جسے قرآن کریم نے جہادِ اکبر قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ وجاهدهم به جهادا كبيرا کہ قرآن مجید کے ذریعہ کافروں سے جہاد کبیر کرو اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اس زمانہ کا جہاد یہی ہے کہ اعلائے کلمۃ الاسلام میں کوشش کریں مخالفوں کے اعتراضات کا جواب دیں۔ دین متین اسلام کی خوبیاں دنیا میں پھیلائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی دنیا میں ظاہر کریں یہی جہاد ہے جب تک خدا تعالیٰ کوئی دوسری صورت دنیا میں ظاہر کر دے۔"

(مکتوب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بنام میر ناصر نواب مندرجہ رسالہ درود شریف صفحہ ۶۶)

اسی طرح حضور نے فرمایا:-

"مسلمانوں کو ... اس گورنمنٹ کی کوئی خوشامد ... اصل بات یہ ہے کہ ایسی گورنمنٹ سے جو دین اسلام اور دینی رسوم پر کچھ دست اندازی نہیں کرتی اور نہ اپنے دین کو ترقی دینے کے لئے ہم پر تلوار چلاتی ہے قرآن شریف کی رو سے جنگ کرنا حرام ہے کیونکہ وہ بھی کوئی مذہبی جہاد نہیں کرتی"

(کشتی نوح حاشیہ صفحہ ۶۵)

اور فرماتے ہیں:-

"شریعت کا یہ واضح مسئلہ ہے جس پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ ایسی سلطنت سے لڑائی اور جہاد کرنا جس کے زیر سایہ مسلمان امن اور عافیت اور آزادی سے زندگی بسر کرتے ہیں اور جس کی عطیات سے ممنون ہوں اور مرہون احسان اور جس کی مبارک سلطنت حقیقت میں نیکی اور ہدایت پھیلانے کے لئے کامل مددگار ہو قطعی حرام ہے"

(تبلیغ رسالت جلد اوّل از اشتہار مطبوعہ ۱۸۸۲ء)

او یہی خیال اور رائے اس زمانہ کے علماء اسلام کی تھی جس کا تفصیلی ذکر اوپر کی سطور میں کیا جا چکا ہے اس لئے جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس بانی پر اعتراض درست نہیں۔

تحریک جدید کا مالی سال قریب الاختتام ہے

تحریک جدید کا مالی سال ۳۱۔ اکتوبر کو ختم ہو رہا ہے احباب کو چاہیئے کہ اپنے ذمہ کی رقوم جلد ادا فرمائیں عہدیداران بھی مہربانی کر کے خاص توجہ فرمائیں۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"یاد رکھو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق اسلام کی فتح کی بنیاد احمدیت کے غلبہ کی بنیاد، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو دوبارہ زندہ کرنے کی بنیاد روز ازل سے تحریک جدید کے ذریعہ قرار دی گئی ہے"

قابل صد مبارک ہیں وہ احباب جو اس میں شرکت کرتے ہیں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

درخواست دعا

خاکسار کو ۵۔ ۱۰۔ ۷۴ کے لئے لیورپول (انگلینڈ) جانے کا موقع ملا ہے۔ انشاء اللہ ۱۱۔ اکتوبر کو روانہ ہونے کا ارادہ ہے۔ مبلغ ۱۰/- روپیہ اعانت "بدر" اور ۵/- روپیہ بطور صدقہ ارسال ہیں۔

میری دینی و دنیوی ترقیات کے لئے تمام احباب جماعت سے درمندانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔ خاکسار

(ڈاکٹر) احمد عبد الحلیم، حیدر آباد

خط و کتابت کرتے ہوئے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے۔ (مینیجر بدر)

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اخبار میں اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی وصیت کے متعلق کسی شخص کو کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر وہ اس کے متعلق دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۰۴۸ ، میں شمشیر خاں ولد تاج خاں ، قوم پٹھان ، پیشہ زمیندار عمر ساٹھ سال ، پیدائشی احمدی ، ساکن کیرنگ ، ڈاکخانہ کیرنگ ، ضلع پوری (اڑیسہ) ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :-

میری جائیداد غیر منقولہ ابھی مشترک ہے ۔ میرے حصہ کی مالیت ایک ہزار روپے ہے ، جس میں سے اہلیہ کا زر مہر -/۲۵۰ روپے ادا کرنا ہے جو میرے ذمہ ہے یہ ادا کر کے -/۷۵۰ روپے مجھے جائیداد سے ملے گا ۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۔ اگر زندگی میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی ۔ اس وقت میری ماہوار آمد کوئی نہیں ہے ۔ میں اپنے لڑکے کے پاس رہتا ہوں ۔ العبد شمشیر خاں ، گواہ شد شریف احمد خاں ۱۸/۲/۷۴ ، گواہ شد شریف احمد (روڑکیلا)

وصیت نمبر ۱۴۰۴۹ ، میں زائرن بی بی زوجہ شمشیر خاں ، قوم شیخ پٹھان ، پیشہ خانہ داری عمر باون سال ، پیدائشی احمدی ، ساکن کیرنگ ، ڈاکخانہ کیرنگ ، ضلع پوری (اڑیسہ) ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۳/۷۴ ، حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔

میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے ۔ میرا زر مہر مبلغ -/۲۲۵ روپے ہے جو بذمہ خاوند واجب الادا ہے ۔ میرے پاس گلے کا ہار ، کان کے بندے طلائی زیور ڈیڑھ تولہ ہے جس کی قیمت ایک ہزار روپے ہے ۔ میں ان کی میزان -/۱۲۲۵ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ اس کے بعد جو جائیداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی ، اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی اور وفات پر جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہو گی ۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ الامۃ زائرن بی بی دستخط بحروف اڑیہ گواہ شد ، میں موصیہ کے زر مہر کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں اس کے حصہ جائیداد کی ذمہ داری قبول کرتا ہوں شمشیر خاں گواہ شد شریف احمد خاں ابن موصیہ ۔

وصیت نمبر ۱۴۰۵۰ ، میں یعقوب خاں ولد چکو خاں صاحب قوم پٹھان ، پیشہ زراعت ، عمر ۴۰ سال ، پیدائشی احمدی ، ساکن کیرنگ ، ڈاکخانہ کیرنگ ، ضلع پوری (صوبہ اڑیسہ) ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔

میری جائیداد غیر منقولہ اس وقت مندرجہ ذیل ہے ۔ زمین زرعی دس ان بارہ بیگھے قیمتی -/۱۲۰۰۰ روپے اس پر بنک کا -/۱۱۰۰ روپے قرضہ ہے ۔ مکان مشترکہ رقبہ ۳ کنڈ قیمتی -/۵۰۰۰ روپے ہے جس میں سے میرا حصہ ایک ہزار روپے ہے ، اور مجھے اس وقت -/۵۰ روپے ماہوار پنشن مل رہی ہے ۔ میں ان سب کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۔ اس کے بعد جو جائیداد پیدا کروں گا اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی ۔ وفات کے بعد جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی ۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ العبد یعقوب خاں احمدی گواہ شد سید فضل عمر کٹکی عفی اللہ عنہ ، مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ گواہ شد حسین خاں برادر یعقوب خان ۔

وصیت نمبر ۱۴۰۵۱ ، میں بشیرن بی بی زوجہ یعقوب خاں صاحب قوم پٹھان ، پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال ، پیدائشی احمدی ، ساکن کیرنگ ، ڈاکخانہ کیرنگ ، ضلع پوری (اڑیسہ) ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔

اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے ۔ میرا زر مہر -/۵۵۰ روپے بذمہ خاوند واجب الادا ہے اور زیور بصورت کانوں کے پھول ، گلے کا ہار وزنی ڈیڑھ تولہ قیمتی -/۷۵۰ روپے ہے ۔ ان کی میزان -/۱۳۰۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں اس کے بعد جو جائیداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی اور وفات کے بعد جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہو گی ۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ الامۃ بشیرن بی بی گواہ شد یعقوب خاں احمدیہ خاوند موصیہ گواہ شد سید فضل عمر کٹکی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

وصیت نمبر ۱۴۰۵۲ ، میں جمیلہ خاتون زوجہ فضل الرحمن خاں صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال ، پیدائشی احمدی ، ساکن کیرنگ ، ڈاکخانہ کیرنگ ، ضلع پوری (اڑیسہ) ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۴/۷۴ ، حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔

میری جائیداد غیر منقولہ بصورت زمین ایک بیگھہ واقع ایزاٹ ہے جس کی قیمت -/۱۰۰۰ روپے ہے ۔ میرا زر مہر مبلغ -/۵۰۰ روپے تھا جس کے عوض مذکورہ بالا زمین مجھے حاصل ہوئی تھی ۔ میرے پاس زیور کانوں کے پھول طلائی ایک تولہ قیمتی -/۵۰۰ روپیہ ہیں ۔ میں کل میزان -/۱۵۰۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ اس کے بعد جو جائیداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی ۔ بعد وفات جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہو گی ۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ الامۃ جمیلہ خاتون ، گواہ شد عبد المطلب خاں صدر جماعت کیرنگ گواہ شد معین الدین خاں برادر جمیلہ خاتون ۴/۳/۷۴

وصیت نمبر ۱۴۰۵۳ ، میں تہمینہ بیگم زوجہ شیخ یوسف صاحب ، قوم شیخ ، پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال ، پیدائشی احمدیہ ، ساکن کیرنگ ، ڈاکخانہ کیرنگ ، ضلع پوری (اڑیسہ) ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۳/۷۴ ، حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔

میری اس وقت جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے ۔ میرا مہر -/۲۵۰ روپے بذمہ خاوند ہے اور زیور گلے کا ہار وزنی ایک تولہ طلائی قیمتی -/۵۰۰ روپے اور چاندی کے زیورات ۳۰ تولہ قیمتی -/۱۵۰ روپے ہے جن کی کل میزان -/۶۵۰ روپے ہے میں ان کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ اس کے بعد جو جائیداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی ۔ میری وفات پر جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی ۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ الامۃ تہمینہ بیگم دستخط بحروف اڑیہ گواہ شد عبد المطلب صدر جماعت احمدیہ کیرنگ گواہ شد سید فضل عمر کٹکی عفی اللہ عنہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

وصیت نمبر ۱۴۰۵۴ ، میں حسن خاں ولد محی الدین خان قوم پٹھان ، پیشہ زراعت عمر ۵۰ سال ، بیعت ۱۹۱۲ء ، ساکن کیرنگ ، ڈاکخانہ کیرنگ ، ضلع پوری (اڑیسہ) ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔

میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے ۔ ...... میری زرعی زمین چار بیگھے واقع کیرنگ ، آٹھ ہزار روپے ہے اور گھر کا رقبہ ۳ کنٹھ جس کی قیمت دو ہزار روپے ہے ۔ ان سب کی میزان دس ہزار روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۔ اس کے بعد جو جائیداد پیدا کروں گا اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا اور اس پر یہ وصیت حاوی ہو گی ۔ وفات کے بعد جو متروکہ ثابت اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہو گی رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ العبد حسن خاں دستخط بحروف اڑیہ گواہ شد یعقوب خان گواہ شد شمس الحق خاں ۔

وصیت نمبر ۱۴۰۵۵ ، میں شرفیا بی بی زوجہ قیام الدین خاں صاحب قوم پٹھان ، پیشہ خانہ داری ، عمر ۶۰ سال ، پیدائشی احمدی ، ساکن کیرنگ ، ڈاکخانہ کیرنگ ، ضلع پوری (اڑیسہ) ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔

اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ ۸ بیگھے زرعی زمین واقع کیرنگ ہے جس کی قیمت -/۸۰۰۰ روپے ہے ۔ مہر خاوند سے وصول کر کے زمین مذکورہ بالا خرید چکی ہوں اس کے علاوہ میرے پاس زیور نہیں ہیں ۔ میں -/۸۰۰۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اس کے بعد جو جائیداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی ۔ وفات کے بعد جو متروکہ ثابت ہو گا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہو گی رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ الامۃ شرفیا بی بی گواہ شد انیس الرحمن ۱۱/۳/۷۴ گواہ شد سید فضل عمر کٹکی عفی اللہ عنہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ۔

تبدیلی پتہ :-

مدراس میں خاکسار کا پتہ تبدیل ہوا ہے خاکسار کے ساتھ خط و کتابت کرنے والے احباب سے گذارش ہے کہ مندرجہ ذیل پتہ نوٹ فرمالیں جزاہم اللہ ، خاکسار محمد عمر مبلغ سلسلہ احمدیہ

MOHAMMAD UMAR, H-A., AHMADIYYA MUSLIM MISSIONARY,
129/5, ARCOT ROAD, II FLOOR
MADRAS-600026

منقولات

(۱)

پاکستان میں ایک مولانا کے اغواء کا ڈرامہ

غالباً کسی بلیٹن میں مختصر طور پر اس بات کا ذکر آچکا ہے کہ احمدیوں کو بدنام کرنے کے لئے کراچی کے دو مولویوں نے ایک عجیب وغریب ڈرامہ رچایا۔ سوچے سمجھے منصوبے کے ماتحت ان میں سے ایک مولوی چپکے سے رُوپوش ہوگیا۔ دوسرے نے مشہور کر دیا کہ رُوپوش ہونے والے مولوی کو احمدیوں نے اغواء کر لیا ہے۔ جس پر کراچی کی پولیس حرکت میں آگئی اور ہمارے پانچ آدمیوں کو حراست میں لے لیا گیا۔ مگر بعد میں پولیس کی سرگرم تحقیق کے نتیجہ میں جو ڈرامہ کی کیفیت منظرِ عام پر آئی وہ اخبار "جنگ" کراچی کی مفصل خبر سے معلوم ہو سکتی ہے جو یہ ہے :-

"کراچی ۱۰ اگست (اسٹاف رپورٹر) مدنی مسجد دستگیر کالونی کے پیش امام مولانا محمد ابراہیم کو جوہر آباد پولیس کی تحویل میں دے دیا گیا ہے۔ اُن کے اغواء کا ڈرامہ رچانے والے مولانا محمد ابراہیم کے بارے میں مقامی پولیس کو ہدایت کی گئی ہے کہ ان کے ساتھ کسی کو بات چیت کرنے کی اجازت نہ دی جائے ان سے اغواء کا ڈرامہ رچانے کے سلسلہ میں ایس پی کے درجہ کے افسران پوچھ گچھ کر رہے ہیں۔ اور آج ان سے ڈی۔ آئی۔ جی کراچی اور ڈی آئی جی اسپیشل برانچ پوچھ گچھ کریں گے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مولانا ابراہیم سے اغواء کی سازش کرنے کے بارے میں آئی جی سندھ بذاتِ خود معلومات کریں گے۔ مقامی پولیس کے ایک ترجمان نے بتایا کہ مولانا محمد ابراہیم کے خلاف اغواء کے مقدمہ کی رپورٹ جھوٹی ہونے کی وجہ سے خود مولانا کے خلاف دفعہ ۱۸۲ کے تحت کارروائی نہیں کی جاسکتی کیونکہ وہ بذاتِ خود اس مقدمہ کے مدعی نہیں ہیں۔ بلکہ ت۔ پ کی کارروائی اس مقدمہ کے مدعی کے خلاف کی جائے گی۔ پولیس کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ مولانا محمد ابراہیم کو برآمد کرنے کے لئے ڈی۔ آئی۔ جی۔ کراچی نے ایس پی ڈویژن مسٹر محمد ایوب قریشی کی نگرانی میں ۱۵۰ پولیس افسران اور سپاہیوں پر مشتمل ایک خصوصی شعبہ قائم کیا تھا۔ اس خصوصی ٹیم نے مولانا محمد ابراہیم کو شیر شاہ کالونی سے برآمد کیا ہے۔ اغواء کی سازش تیار کرنے کے سلسلے میں ابھی تک مزید گرفتاریاں عمل میں نہیں لائی جاسکیں۔ پولیس کے ترجمان نے بتایا ہے کہ مزید گرفتاریوں کا امکان ہے۔ لیکن اغواء شدہ مولانا کا بیان قلمبند کئے جانے کے بعد صحیح صورتِ حال سامنے آجائے گی۔ کہا جاتا ہے کہ مولانا محمد ابراہیم نے دستگیر کالونی اور شہر کے عوام کو قادیانیوں کے خلاف مشتعل کرنے کے لئے اپنے ایک ساتھی کے ساتھ مل کر اپنے اغواء کا ڈرامہ رچایا تھا۔ اس سوچے سمجھے منصوبے کے تحت مولانا محمد ابراہیم رُوپوش ہوگئے۔ اور اُن کے ساتھیوں نے مشہور کر دیا کہ مولانا کو قادیانیوں نے اغواء کر لیا۔ ان کی بازیابی کیلئے دستگیر کالونی میں جلوس بھی نکالا گیا تھا۔ اور مساجد میں تقریریں کی گئی تھیں۔ اس صورت حال کے پیشِ نظر ڈی۔ آئی۔ جی کراچی نے مولانا کی بازیابی کے لئے ایک خصوصی کمیٹی مقرر کر دی تھی۔ جس نے مولانا کا سُراغ لگالیا۔ خیال ہے کہ فرقہ وارانہ فسادات کی سازش کرنے والے تمام افراد کا جلد ہی سُراغ لگا لیا جائے گا۔ پولیس نے مولانا محمد ابراہیم کے حوالہ سے کہا ہے کہ وہ جمعیتِ علماء پاکستان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور مولانا شاہ احمد نورانی کے عقیدت مند ہیں۔"

(اخبار "جنگ" کراچی ۷۴-۸-۱۱)

(۲)

اور جامعہ مِلّیہ کراچی کے یہ ہونہار طلبہ!

پاکستان کی جمعیۃ العلماء کے ایک مولانا صاحب کے ڈرامہ کی تفصیل قارئین کرام اوپر پڑھ چکے، اب ذیل میں اخبار "جنگ" کراچی ہی کے حوالہ سے جامعہ ملیہ کراچی کے طلباء کے "اخلاقِ فاضلہ" (؟) کی تفصیل ملاحظہ ہو جنہوں نے ایک سفر کے دوران نہ صرف یہ کہ ریلوے مسافروں کا ناک میں دم کر رکھا بلکہ جس سٹیشن پر ریل رکتی وہاں کی دوکانوں کو لوٹتے اور ہڑبونگ مچاتے۔ کسی کی وعظ ونصیحت کو درخورِ اعتناء نہ سمجھتے۔ ریلوے پولیس بھی ان کو قابو میں کرنے سے عاجز آگئی، تب نواب شاہ ریلوے سٹیشن پر ٹاؤن پولیس کی مدد سے ان پر قابو پایا گیا۔ اور سرغنوں کی گرفتاری عمل میں آئی۔ تفصیل کے لئے حسب ذیل خبر ملاحظہ ہو :-

"نواب شاہ ۱۳ اگست (محمد صادق نمائندہ جنگ) ریلوے پولیس نواب شاہ نے مسافروں کو تنگ کرنے۔ مسافر گاڑیوں کا گھیراؤ کرنے۔ گاڑی کے ڈبوں پر قبضہ کرنے۔ ریلوے ملازمین اور ریلوے پولیس کو زدوکوب کرنے۔ ان پر قاتلانہ حملہ کرنے۔ سرکاری فرائض کی انجام دہی میں مداخلت کرنے ریلوے کے ٹی اسٹالوں اور وینڈروں سے زبردستی سامان لوٹنے کے الزام میں [illegible] لاہور سے کراچی سفر کرنے والے جامعہ ملیہ کالج ملیر سٹی کراچی کے ۳۰ طلباء [illegible] ان طلباء کو ۱۴ دن کا ریمانڈ حاصل کر کے ڈسٹرکٹ جیل نواب شاہ بھیج دیا ہے۔ مزید گرفتاریوں کا امکان ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ جامعہ ملیہ کے تقریباً ۲۱۰ طلباء سیر وتفریح کے بعد مری سے کراچی آرہے تھے۔ طلباء نے تھرڈ کلاس کا ڈبہ ریزرو کرایا تھا۔ لیکن ریلوے پولیس کے ذرائع کے مطابق طلباء نے فرسٹ کلاس اور ایرکنڈیشنڈ کی نشستوں پر قبضہ کر کے مسافروں کو پریشان کیا۔ ڈائننگ کار کا کھانا کھا گئے اور دوسرے مسافروں کو ڈائننگ کار میں داخل نہیں ہونے دیا۔ ٹکٹ چیک کرنے والے ریلوے عملہ کے طلب کرنے پر طلباء نے انہیں ٹکٹ نہیں دکھائے۔ دوہڑی اسٹیشن کے بعد مختلف اسٹیشنوں پر گاڑی کو زبردستی روکنے کی کوشش کی۔ انہیں منع کیا گیا تو ریلوے گارڈ اور فائرمین کو زدوکوب کیا۔ انہوں نے خیر پور۔ رانی پور۔ گمبٹ اور محراب پور پر گاڑی روکنے کی کوشش کی۔ گاڑی جب نواب شاہ اسٹیشن پہنچی تو ٹی اسٹالوں اور وینڈروں سے مشروبات کی بوتلیں اُٹھالیں۔ اور وینڈروں کے پیسے طلب کرنے پر انہیں ڈنڈوں سے زدوکوب کیا۔ مسافروں نے گارڈ انچارج سے درخواست کی کہ انہیں طلباء کی شرارتوں سے نجات دلائیں۔ چنانچہ گارڈ انچارج نے ریلوے پولیس نواب شاہ کو میمو دیا جس پر پولیس نے طلباء کو سمجھانے کی کوشش کی۔ ان کے ساتھ سفر کرنے والے اساتذہ سے درخواست کی کہ وہ طلباء کو سمجھائیں لیکن انہوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ طلباء نے ایک گھنٹہ تک نواب شاہ ریلوے اسٹیشن پر ہنگامہ جاری رکھا۔ اطلاع ملنے پر ٹاؤن پولیس نے وہاں پہنچ کر ریلوے پولیس کی مدد سے طلباء پر قابو پالیا۔ اس ہنگامہ میں ایک پولیس مین اور چھ وینڈر زخمی ہوگئے۔ ایس۔ پی۔ نواب شاہ اور سب ڈویژنل مجسٹریٹ نے جائے واردات پر پہنچ کر جامعہ ملیہ کے ۱۳۰ - اور حبیب انسٹی ٹیوٹ کے تین طلباء کو گرفتار کر لیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ریلوے پولیس نے جامعہ ملیہ کے تین اور حبیب انسٹی ٹیوٹ نواب شاہ کے دو اساتذہ کے خلاف بھی مقدمہ درج کر لیا ہے۔ یہ اساتذہ موقع سے نکل جانے میں کامیاب ہوگئے۔ جاوید قمر نجمی سید درویش محی الدین قادری۔ انور حسین نویدی۔ احمد عزیز۔ اقبال یوسف۔ وسیم احمد۔ محمد کمال الدین۔ ملک محمد شکیل۔ غلام احمد۔ شفیع اللہ خان۔ محمد یونس۔ محمد شمیم۔ محمد الیاس پرویز۔ سید محمد اشعب۔ سید معین اشرف۔ عبد الرحمن۔ محمد سلیم رضا۔ محمد اکرم۔ محمد افضل۔ عابد حسین۔ محبوب احمد۔ محمد اشرف صدیق۔ محمد آفتاب۔ نواب الدین۔ سید گل حسن۔ مسعود احمد محمد شہزاد۔ شمس الحق۔ محمد سلطان کراچی جامعہ ملیہ کے اور محمد آفتاب عباسی اسکول لانڈھی کا طالب علم ہے اور نواب شاہ کے طاہر علی۔ محمد طارق ممتاز اور محمد اختر گرفتار کئے گئے ہیں۔"

(اخبار "جنگ" کراچی ۷۴-۸-۱۴)

بھارت اور پاکستان کے راشٹرپتی

دونوں پنجابی اور تحصیل کھاریاں کے رہنے والے

"نئی دہلی ۱۰ ستمبر (خاص نامہ نگار سے) لاہور کے مشرق کے نمائندہ نے دعویٰ کیا ہے کہ بھارت اور پاکستان دونوں کے صدر فخر الدین علی احمد اور فضل الٰہی چوہدری مغربی پنجاب کے ضلع گجرات کی تحصیل کھاریاں کے رہنے والے ہیں۔ نمائندے کا کہنا ہے کہ بھارت کے صدر فخر الدین علی احمد کے والد تحصیل کھاریاں ضلع گجرات کے گاؤں بچن کسانان کے رہنے والے تھے، انہیں دوسری جنگ میں انگریزوں کی خدمات کے عوض آسام میں زمین ملی اور وہ کنبے کو لیکر وہاں چلے گئے۔ پاکستان کے صدر فضل الٰہی چوہدری بھی تحصیل کھاریاں کے گاؤں مرالہ کے رہنے والے ہیں۔ نمائندے نے لکھا ہے کہ یہ پہلا موقعہ ہے کہ برصغیر کے دو ملکوں کے صدر پنجابی ہیں۔ اور ایک ہی تحصیل کے رہنے والے ہیں۔"

(روزنامہ پرتاپ جالندھر ۷۴-۹-۱۱ ص۲)

ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید وفروخت اور تبادلہ کیلئے
آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے !!

AUTOWINGS
32 SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS-600004.

آٹو ونگس

PHONE NO. 76360

احمدیوں سے متعلق پاکستانی قومی اسمبلی کے ناروا فیصلہ پر قادیان کے غیر مسلم معززین کا اظہارِ افسوس

قادیان ۱۲ر ستمبر۔ حال ہی میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے عقائد کے اختلاف کے سبب احمدیوں کو جو غیر مسلم قرار دیئے جانے کا ناروا فیصلہ کیا اس پر ملک کا غیر مسلم سنجیدہ طبقہ برابر اظہارِ افسوس کر رہا ہے۔ انفرادی ملاقاتوں اور بذریعہ ڈاک موصولہ خطوط کے ذریعہ ایسے بہت سے دوست جماعت سے اس موضوع پر اظہارِ ہمدردی کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں کل صبح دس بجے کے قریب قادیان شہر کے چالیس کے قریب معززین جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ ایم۔ ایل۔ اے کی سرکردگی میں احمدیہ محلہ میں تشریف لائے جہاں الحاج حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظرِ اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ایڈیشنل ناظرِ اعلیٰ و ناظر دعوت و تبلیغ اور جماعت کے سرکردہ حضرات کے پاس دیر تک بیٹھ کر پاکستان اسمبلی کے فیصلہ پر اظہارِ افسوس کرتے رہے۔ چونکہ ان سب دوستوں نے عرصہ ۲۶، ۲۷ سال سے جماعت احمدیہ اور اس کے افراد کے قریب رہ کر جماعت کا اچھی طرح مطالعہ کیا ہے اور جماعت کے ایک ایک فرد کو اسلام کے ساتھ دلی عقیدت رکھنے والا، اسلامی تعلیمات پر سختی سے پابند اور اس کا عملی نمونہ پایا۔ جس کا اس سے قبل بھی بیشمار مواقع پر بھری مجالس میں اظہار کر چکے ہوئے ہیں۔ کہ دوسرے نام کے مسلمان احمدیوں کی اسلامیت کی گرد کو بھی پہنچ نہیں سکتے۔ جن کا اوڑھنا بچھونا ہی اسلام رہا ہے۔ اور اسلام کے لئے بے نظیر خدمات اس جماعت نے کی ہیں۔ اُسے ساری دُنیا جانتی ہے۔

حاضرین کی خواہش اور استفسارات پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے پاکستان میں احمدیوں کو محض عقیدہ کے اختلاف کے سبب جس قسم کے مظالم کا نشانہ بنایا گیا ان کا کسی قدر تفصیل بیان کی۔ مخالفین کی طرف سے ایسے وحشیانہ سلوک کے مقابلہ میں احمدیوں کے صبر و ثبات اور بے مثال قربانیوں کا تذکرہ فرمایا۔ ان سب تفصیلات کو سُن کر سب حاضرین نے یک زبان ہو کر احمدیوں کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے برملا کہا کہ وقت آتا ہے جب ظالموں کو ان کے ظلم کا بدلہ قدرت کی طرف سے ملے گا۔ اور احمدیوں کو ان کے مخالفوں پر نمایاں فتح حاصل ہو گی۔

محترم جناب سردار ستنام سنگھ صاحب اور جناب پریتم سنگھ صاحب بھاٹیہ نے حاضرین کی ترجمانی کرتے ہوئے کہا، آپ نیک اور مذہبی لوگ ہیں۔ آپ کے پاکستانی احمدی بھائیوں نے محض مذہب کی خاطر یہ سب ظلم برداشت کئے ہیں۔ دُنیا کی مذہبی تاریخ بتاتی ہے کہ ایسے پارسا لوگوں کی مخالفت کرنے والے اور اُن کو ایذا پہنچانے والے کبھی کامیاب نہیں ہوتے بلکہ بالآخر وہ سخت شرمندہ اور ناکام ہوا کرتے ہیں۔ آپ لوگ بالکل فکرمند نہ ہوں۔ یہ تکالیف محض عارضی ہیں۔ آپ کے بھائیوں کو خدا کی طرف سے بہتر بدلہ ملے گا۔ ہم سب کی دلی ہمدردیاں آپ کے ساتھ ہیں۔

یہ مجلس چونکہ بڑے دفاتر کی عمارت کی نچلی منزل کے صحن میں منعقد ہو رہی تھی اسی جگہ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی لٹریچر برانچ کا دفتر بھی ہے۔ جہاں جماعت کا شائع شدہ اسلامی لٹریچر نہایت قرینہ سے رکھا ہوا ہے۔ بالخصوص قرآن کریم کے بیرونی زبانوں میں تراجم۔ اسلامی نماز کے بالتصویر تراجم۔ دُنیا کے سرکردہ افراد کو جماعت کی طرف سے جو وقتاً فوقتاً قرآن کریم کے تحائف دیئے جاتے رہے اُن کے فوٹو فریموں میں دیدہ زیب طریق پر سجائے ہوئے ہیں۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی و ثالث کے دورہ ہائے یورپ و افریقہ کے یادگاری فوٹوز جو بیرونی جماعتوں کے افراد کے ساتھ یا بیرونی لیڈروں اور معززین اور مساجد کے افتتاح وغیرہ کے سلسلہ میں ہیں۔ یہ ایک قابلِ دید دفتر ہے۔ جہاں شوکیسز میں محفوظ یہ روحانی تحائف اور یادگاری فوٹوز یا دستاویزات دیکھنے والوں پر احمدیہ جماعت کی طرف سے اسلامی خدمات کا گہرا اثر پیدا کرتے ہیں۔ معززین شہر نے جلسہ سے فراغت کے بعد اس دفتر کے اندر جا کر باری باری ان سب قابلِ دید روحانی تحائف کو دیکھا اور اُن میں گہری دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے اظہارِ مسرت کیا۔

اس موقعہ پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے آنے والے معزز دوستوں کو مناسب حال جماعت کا اسلامی لٹریچر بھی مطالعہ کے لئے تحفۃً پیش کیا۔

فالحمدُ للہ علیٰ ذالک

امتحان کتاب "دعوۃ الامیر"

احباب جماعت احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ کتاب "دعوۃ الامیر" کے نصف آخر صـ۱۵۷ تا صـ۲۹۲ (چھپی دلیل سے لے کر خاتمہ تمہ تک) کا امتحان ۲۷ر اکتوبر بروز اتوار ہوگا۔ جیسا کہ اخبار بدر مورخہ ۲۳ر مئی ۷۴ء میں اعلان ہو چکا ہے۔ اس مبارک امتحان میں جماعت کے سبھی افراد حصہ لے سکتے ہیں۔

جملہ عہدیداران۔ صدر صاحبان و سیکرٹریان، مبلغین کرام و معلمین صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ احبابِ جماعت سے تعاون فرماتے ہوئے انہیں امتحان کی تیاری میں پوری پوری مدد دیں۔ اور امتحان میں شریک ہونے والے امیدواروں کے اسماء اور مکمل پتہ جات نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ امتحان کا سوالنامہ اُردو میں ہوگا۔ مگر ایسے امیدوار جن کو اُردو زبان لکھنی نہیں آتی، انہیں اپنے جوابات اپنی مقامی زبان میں لکھنے کی اجازت ہے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

تصحیح عُہدیداران

بدر مجریہ ۵ر ستمبر ۷۴ء کے ضمیمہ صـ۲ میں جماعت احمدیہ جے پور کے عہدیداران کے انتخاب کی منظوری غلط شائع ہو گئی ہے۔ مندرجہ ذیل عہدیداران کی منظوری ۱۹۷۶ء تک کیلئے دی گئی ہے احباب تصحیح فرما لیں۔

صدر: مکرم عبدالشکور صاحب۔ سیکرٹری مال: مکرم خالد سعید صاحب۔ نائب سیکرٹری مال: مکرم محمود احمد صاحب۔ سیکرٹری تبلیغ و تربیت: مکرم امجد لطیف صاحب۔ سیکرٹری امور عامہ: مکرم ڈاکٹر مومن لطیف صاحب۔

ناظرِ اعلیٰ قادیان

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن
کردم لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں۔۔۔!
۵۸/۱ فیرس لین کلکتہ ۱۲
AZAD TRADIN CORPORATION,
58/1 PHEARS LANE CALCUTTA - 12,
PHONE NO. 34-8407.

احمدیوں پر ظلم کرنے والوں کا انجام!

بقیہ "نشت برکات" صفحہ (۵)

لیکن جب ہمارے مخبر وہاں پہنچے تو اُس نے انہیں قتل کر دیا۔ پھر یہ نہیں کہ حبیب اللہ کو سزا نہیں ملی، وہ بھی اس سزا سے باہر نہیں رہا کیونکہ اس کی ساری نسل تباہ ہو گئی۔ یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ اللہ تعالیٰ نے صرف امان اللہ کا بدلہ نہیں لیا بلکہ اس بدلہ میں حبیب اللہ اور عبدالرحمٰن بھی شامل ہیں۔

(الفضل ۲۱ر مئی ۱۹۳۴ء)

ہر قسم کے پُرزہ جات
پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پُرزہ جات کے لئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں! کوالٹی اعلیٰ — نرخ واجبی
آٹو ٹریڈرز
۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱
AUTO TRADERS,
16 MANGOE LANE CALCUTTA-1
فون نمبرز: دکان 23-1652، 23-5222 / مکان 34-0451
تار کا پتہ: "AUTOCENTRE"